قادیان دار الامان سے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

393

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

احمدی خواتین کا ماہوار مذہبی علمی اور اخلاقی رسالہ

جلد ۱۳

نمبر ۱۵

ایڈیٹر

محمد یعقوب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سالانہ دو روپے

نومبر ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مصباح" کے متعلق جماعت احمدیہ کی خواتین کا فرض

جلسہ سالانہ اور خلافت جوبلی پر ایک ہزار خریدار مہیا کئے جائیں؟

یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کی توجہ اپنے واحد قومی رسالہ مصباح کی طرف سے روز بروز کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ جس کا طبعی طور پر یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ اسکے اخراجات آمد سے بڑھ رہے ہیں۔ یہ صورتِ حالات اسقدر تشویشناک ہے کہ اگر اس نقص کو جلد سے جلد دُور کرنے کی کوشش نہ کیگئی تو مصباح کا جاری رکھنا بہت مشکل ہو جائیگا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین دو طرح ہمارے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں۔ اوّل اس طرح کہ جن بقایا داران کے نام اس پرچہ میں شائع کئے جارہے ہیں وہ مہربانی فرماکر ۳۰ نومبر تک اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اور آئندہ سال کا چندہ بطور پیشگی ادا کریں۔ اسوقت جنگِ یورپ کیوجہ سے کاغذ سخت گراں ہو چکا ہے اور اخراجات پہلے سے ڈیوڑھے ہو گئے ہیں۔ مگر مصباح کی آمد کا یہ حال ہے کہ وہ پہلے سے بھی کم ہو رہی ہے۔ جس میں زیادہ تر حصہ بقایا داران کا ہے۔ پس اوّل تو مہربانی فرماکر تمام بہنیں اپنا اپنا چندہ نام پڑھتے ہی ارسال فرمادیں۔

دُوسرے یہ کہ مصباح کے لئے کم از کم ایک ہزار خریدار مہیا کئے جائیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اور خلافت جوبلی کی مقدس تقاریب پر ہزاروں خواتین مرکز سلسلہ میں تشریف لائینگی۔ کیا ان ہزاروں خواتین میں سے ایکہزار علم دوست خواتین بھی ایسی نہیں نکل سکتیں جو صرف دو روپیہ سالانہ خرچ کر کے مصباح کی خریدار بنجائیں۔ ایک زندہ قوم کی شان کے یہ قطعاً شایان نہیں کہ اس میں اس درجہ جمود پایا جاتا ہو۔ ہمیں کامل امید ہے۔ کہ احمدی خواتین اپنی ذمہ واری کو سمجھتی ہوئی بیداری کا ثبوت دینگی۔ اور ایکہزار خریدار پیشگی قیمت ادا کرنے والا دفتر کو مہیا کریں گی۔ اس سلسلہ میں کوشش فرمانے والی بہنوں کے اسماء شکریہ کے ساتھ اخبار میں شائع کئے جائینگے۔

اے بہنو! ہمت سے کام لو۔ اور دیکھو کہ تمہارا ایک ہی رسالہ مصباح ہے۔ اگر یہ بھی تمہاری عدم توجہ کی وجہ سے بند ہوگیا۔ تو یہ کس قدر افسوس اور ماتم کا مقام ہوگا۔ پس اپنے فرائض کو پہچانو۔ اپنے بقائیوں کو ادا کرو۔ آئندہ کے لئے پیشگی قیمت دو۔ اور کم از کم ایک ہزار خریدار ضرور مہیا کر دو۔ پھر یہ رسالہ انشاء اللہ اطمینان کے ساتھ جماعت کی خواتین کی خدمات بجالاتا رہیگا۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی خواتین کو توفیق بخشے کہ وہ اس اعلان پر توجہ کریں۔ اور مصباح کی مالی حالت کو سدھار کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں +

خاکسار:۔ مینجر مصباح قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے

فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

سورۃ التین پارہ ۳۰

پچھلی سورتوں میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ ہمارے رسول کی ترقی ہوتی رہیگی۔ اور ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی۔ اب اس سورت میں اس بات کا ذکر ہے کہ ہم نے جو اسباب اپنے رسول کی ترقی کے بنائے ہیں۔ اگر تم لوگ ان سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے۔ اور ہمارے رسول کی باتوں پر عمل نہ کرو گے۔ تو تم تباہ کر دیئے جاؤ گے۔ فرماتا ہے:۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ

میں قسم کھاتا ہوں انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی۔ تین انجیر کے درخت کو بھی کہتے ہیں اور پھل کو بھی۔ اسی طرح زیتون پھل اور درخت دونوں کو کہتے ہیں۔ طور سنین عام طور پر طور سینا کو کہتے ہیں۔ ھذا البلد: یہ امن والا شہر مکہ ہے۔ یہ چار چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت پیش کرتا ہے ان سے چار نبی مراد ہیں۔ یعنی حضرت نوحؑ۔ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان چاروں گواہیوں کا ان چاروں رسولوں کے ساتھ تعلق ہے۔ تین کا حضرت نوحؑ کے ساتھ زیتون کا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ۔ طور سینا کا حضرت موسیٰؑ کے ساتھ۔ اور بلد الامین کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔

زیتون کی پہاڑی بہت مشہور ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھنے سے پہلے وعظ اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس زیتون کی پہاڑی پر خدا نے آپ کو وحی کی تھی کہ گو آپ صلیب پر لٹکائے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپکو زندہ بچالیگا۔ چنانچہ جمعہ کے روز چار پانچ بجے ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ یہود میں روایت تھی کہ اگر کسی قوم کا فرد ہفتہ کی رات تک صلیب پر رہے تو اس کی قوم پر تباہی آجاتی ہے۔ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھانے کے معاً بعد سخت آندھی آگئی اور یہودیوں نے اس ڈر کے مارے صلیب سے آپکو جلدی ہی اُتار لیا۔ کہ کہیں ہفتہ کی رات شروع نہ ہو جائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے صلیب سے آپکو زندہ اتروا لیا۔

طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا تھا۔ اور بلد الامین۔ سے مراد مکہ ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا شہر ہے۔ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مکہ کو امن والا گھر بنایا تھا۔ مگر تم نے اس کو فساد والا گھر بنا دیا۔ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہم پھر اسے امن کا گھر بنائیں گے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ انسان کو ہم نے بہتر سے بہتر طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ مگر ہم پھر اس کو ادنیٰ طاقتوں کیطرف لوٹا دیتے ہیں۔ جس طرح انسان ترقی کر کے بلند ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر گرتا ہے۔ تو بہت بری طرح گرتا ہے۔ ایک طرف تو بعض مقدس انسان ترقی کر کے موسیٰؑ مسیحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن گئے۔ لیکن دوسری طرف گر کر بعض لوگ ابلیس کی حالت تک پہنچ گئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے۔ کہ انسان کس طرح بڑھ سکتا ہے۔ اور گرنے سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔ ان کے لئے ایسے اجر ہیں جو منقطع نہیں ہونگے

فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ پس کیا چیز تجھکو اسکے بعد جزا سزا کے انکار پر مائل کرتی ہے۔ کذبہ۔ اس کو جھٹلایا، یا حملہ علی التکذیب۔ اسکو جھٹلانے پر مائل کیا۔ بالدین... یعنی جزا سزا کے بارے میں۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ یہ دلیل ہے اس بات کا اور ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

حقیقی عید

انسانی فطرت محنت اور مجاہدہ کے بعد آرام چاہتی ہے۔ قربانیوں کے بعد عید کی منتظر ہوتی ہے۔ کیونکہ قانون قدرت میں ہر عمل کا بدلہ اور ہر فعل کا نتیجہ مقدر ہے۔ اسی لئے ہر قوم اور ہر مذہب میں تہوار اور عیدیں مقرر ہیں۔

اسلام نے مسلمانوں کے لئے سال میں دو عیدیں تجویز فرمائی ہیں۔ یوں تو ہر جمعہ بھی مسلمانوں کی عید کا ہی دن ہے۔ مگر عید الفطر اور عید الاضحیٰ اپنے اندر خاص طور پر نئی کیفیات رکھتی ہیں اور سال بھر کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا علاج ثابت ہوتی ہیں۔

عید الفطر کوئی معمولی عید نہیں۔ بلکہ مومن کی محنت و جانفشانی کے بعد اس کے رب کی طرف سے یہ اس کی دعوۃ ہوتی ہے۔ یہ عید اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا پروانہ ہے جو ہر غمگین دل کی گہرائیوں میں اثر انداز ہو کر اس کی تمام تکلیفوں کو یکسر مٹا دیتی۔ اور اسکے لئے خوشی اور دلربائی کا پیغام لاتی ہے۔

عید کے موقع پر ہر شخص اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ غریب سے غریب والدین بھی یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے معصوم بچے اچھے کپڑے پہنیں۔ اور عمدہ کھانا کھائیں۔ غریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں بھی اپنے بچّہ کی خوشی کو برقرار رکھنے کے لئے چکّی پیستی ہے۔ لوگوں کے کام کرکے اُجرت حاصل کرتی اور اپنے بچّے کا دل بہلاتی ہے۔

غرض عید کے موقع پر تمام گھروں میں خوشی کے چراغ روشن کئے جاتے ہیں۔ دوست دوست کو، اور سہیلی سہیلی کو تحائف بھیجتی ہے۔ جو عیدی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کے گھر ملاقات کو جاتے ہیں۔ اعلیٰ لباس زیب تن کرتے اور اچھا کھانا پکاتے ہیں۔ محض اس لئے کہ ہم کو خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ ہم عید منائیں۔

میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں انسانی غم کو رفع کرنے کے کئی اُصول بتائے ہیں۔ وہاں حقیقی خوشی منانے کے بھی گُر بتائے ہیں۔ مثلاً عید کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ہر مرد و عورت اور بچّے، بوڑھے کو چاہیئے کہ وہ غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے، اور اچھا کھانا کھائے۔ پھر کھلے میدان میں اکٹھے ہوکر ایک امام کے پیچھے دو۲ رکعت نماز ادا کرے۔ اور آتے جاتے وقت خدا کی حمد و ثناء کرے۔ جاتے وقت اور راستہ سے جائے۔ اور آتے وقت اور راستہ سے آئے۔ اور گو عید سے پہلے بھی غریبوں کو بطور خوشی کچھ دینا ضروری ہے۔ مگر اس موقع پر عید فنڈ میں حصّہ لینا انسان کو دوہرے ثواب کا حقدار بنا دیتا ہے۔

غرض عید ہمارے لئے خوشی اور راحت کا پیغام لاتی ہے۔ مگر یہ ظاہری خوشی درحقیقت اسی وقت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ جب ہم خدا اور رسول صلعم کی فرمانبرداری کرتی ہوئی اپنے لئے باطنی عید حاصل کرلیں۔ اس راستہ پر چل کر ہم سے پہلے لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرکے عید کا دن دیکھ چکے ہیں۔ پس آؤ ہم بھی اس راہ پر چل کر اس منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ تاکہ ہم کہہ سکیں کہ ہم نے حقیقی عید کا دن پالیا؛

(امۃ اللہ درجہ ثانیہ)

بناؤ سنگار

کنوار پنے میں زیادہ بناؤ سنگار کی عادت اچھی نہیں۔ اس میں بہت سا وقت یونہی رائگاں جاتا ہے اور دوسرے مفید اور نیک کاموں کا حرج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑا نقصان یہ ہے۔ کہ جن لڑکیوں کو بچپن میں زیادہ بننے، سنورنے اور زیبائش کا شوق ہو جائے۔ اُن میں غرور اور بات بات میں نخرے کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے بڑے ہوکر اکثر بدنامی تک نوبت پہنچتی ہے۔ والدین کی عزت میں فرق آتا ہے۔ اور وہ سارا بناؤ سنگار وبال جان ہو جاتا ہے۔

پہننے اور اوڑھنے میں صفائی کا التزام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ اس کا ہر بہن کو اپنی حیثیت کے مطابق ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ ہاں بناؤ سنگار میں حد سے زیادہ مشغول رہنا نقصان رساں ہے۔ اس کی بجائے لڑکیوں کا دھیان زیادہ تر ایسی باتوں کی طرف ہونا چاہیئے۔ جن سے ہر گھر میں تمام بہو بیٹیوں کو سابقہ پڑتا ہے۔ اپنے اندر ہشیاری اور لیاقت پیدا کرنا ہی شریف اور نیک بخت لڑکیوں کا اعلیٰ بناؤ سنگار ہے۔ اس کی بدولت وہ ہر جگہ عزت پاتی اور گھر بھر کی آنکھ کا تارا بنجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ ؎

رنگ تقویٰ سے نہیں ہے کوئی رنگت خوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور اور یہی دیں کا سنگار

(مطلوبہ خاتون ممبر چھاؤنی)

قیمتی نصائح

(۱) اہلِ علم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو بُرے کاموں سے منع کریں۔ (۲) بغیر علم کے یعنی حالات سے مکمل طور پر واقفیت ہونے کے بغیر کسی کی سفارش نہ کریں۔ (۳) باعزت بننا منظور ہو۔ تو حبل اللہ کو محکم پکڑو۔ (۴) جس مجلس میں آیات الٰہیہ سے تمسخر ہو رہا ہو۔ اسجگہ مت بیٹھو۔ (۵) مومنوں کو چاہیئے کہ مومنوں کو ہی دوست بنائیں۔ (۶) خداتعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے کہ بُری بات کو پھیلایا جائے۔ سوائے مظلوم کے کہ وہ حکام کے پاس فریاد کر سکتا ہے۔

(صادقہ)

احمدیت اور خلافت جوبلی

کے متعلق

ایک دلچسپ مکالمہ

حفیظہ۔ السلام علیکم۔

رضیہ۔ وعلیکم السلام۔

حفیظہ۔ مزاج شریف۔

رضیہ۔ شکر ہے۔ سب طرح خیریت ہے۔ آپ سنائیے۔

حفیظہ۔ الحمد للہ۔

رضیہ۔ کیا میں آپ سے ایک بات پوچھوں۔

حفیظہ۔ بخوشی۔

رضیہ۔ کل آپ ایک احمدی نوجوان لڑکی سے خلافت جوبلی کے متعلق باتیں کر رہی تھیں۔ اُسوقت تو میں نے نامناسب خیال کرتے ہوئے کچھ استفسار نہیں کیا۔ مہربانی فرماکر آج مجھے پوری طرح آگاہ کر دیجئے۔ کہ اس سے کیا مطلب ہے۔ میں آپ کی بڑی ممنون ہوں گی۔

حفیظہ۔ آپ کے استفسار کا شکریہ لیکن قبل اس کے کہ آپ کو خلافت جوبلی کے متعلق کچھ بتاؤں۔ احمدیت کا آپ کے لئے جاننا ضروری ہے۔

رضیہ۔ تو پھر ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں ناصرہ اور صالحہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی بُلالاؤں۔ کیونکہ انہوں نے مجھ سے کل ایک سوال پُوچھا تھا۔ جو احمدیت کے متعلق تھا۔ لیکن میں انکولاعلمی کیوجہ سے جواب نہ دے سکی۔ اور انہوں نے مجھ پر تمسخر اڑایا۔ کہ دیکھو احمدی کی سہیلی ہے۔ اور احمدیت کا کچھ علم ہی نہیں۔

حفیظہ۔ اصل بات یہ ہے کہ دو دن ہوئے مَیں نے ان کو احمدیت کے متعلق تمام اُمور بتائے تھے۔ اور تم کو اس لئے نہیں بتائے۔ کہ تم بڑے گھرانے کی لڑکی ہو۔ جس وقت تم میرے غریب خانہ پر آؤ گی۔ تو بتاؤں گی۔ سو الحمد للہ کہ آج آپ خود ہی تشریف لے آئی ہیں۔ اور میری خواہش بھی بر آئی ہے۔

رضیہ۔ بہن! آپ تو میری طبیعت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ مَیں ان گھرانے والیوں جیسی نہیں۔ جن کے مزاج کو پَر لگے ہوتے ہیں۔ بلکہ آپ جانتی ہیں کہ مَیں کیسی سادہ رہتی ہوں۔ اچھا جو آپ نے کیا مناسب کیا۔ میرے خیال میں اب ان کو بُلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیے۔

حفیظہ۔ دنیا کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً ناگفتہ بہ اور خراب حالت سے آپ ناواقف نہیں ہیں۔ مسلمان آج ایک ذلیل و خوار قوم سمجھے جاتے ہیں۔ جس کام میں وہ اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں۔ اسے تباہ کر کے چھوڑتے ہیں۔ اور افسوس تو یہ ہے۔ کہ اسلام سے بیگانہ ہیں۔ مُلّا لوگوں نے الگ دھوم مچا رکھی ہے۔ نہ دین سے ان کو کچھ مس ہے اور نہ دُنیا سے کچھ لگاؤ۔ دینی اُمور سے محض ناواقف اور دُنیاوی اُمور میں بالکل جاہل ہیں۔ پس خود ہی اندازہ لگالو۔ کہ ایسی قوم بامِ ترقی پر کیسے گامزن ہوسکتی ہے؟

رضیہ۔ تو ایسی حالت میں مسلمانوں کے لئے کوئی جائے پناہ بھی ہے یا نہیں؟

حفیظہ۔ کیوں نہیں؟ اسی امر کو تو آج مُسلمان بھُولے ہوئے ہیں۔ اگر وہ سمجھیں۔ کہ ایسی حالت میں ضرور بالضرور خدا تعالےٰ تائید اور مدد کیا کرتا ہے۔ تو وہ اتنی گمراہی میں کبھی نہ پڑتے۔ پس بہن رضیہ! یاد رکھو! کہ اللہ تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ ایسی ہی مشکل گھڑی میں اپنے بندوں کیلئے انہیں میں سے ایک پیارے بندے کو چُن لیتا ہے۔ جو ان کے لئے مشعلِ راہ بنتا ہے۔ اور انکو خُدا تعالےٰ سے مِلا دیتا ہے۔

رضیہ۔ (بیقرار ہو کر) تو اس زمانہ میں ہمارے لئے کون مشعلِ راہ ہے؟

حفیظہ۔ یہ تمہاری بیقراری تمہاری صحیح فطرت پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت بخشے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چُنا۔ اور ان کو اپنا کلام سُنانے کیلئے سرفراز فرمایا۔

رضیہ۔ کیا یہی وہ مرزا صاحب ہیں جن کو آپ نبی بھی مانتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفیظہ۔ ہاں بہن ! اُن پر لاکھوں لاکھ سلام ہوں۔ کہ انہوں نے آکر ہمیں آگ کے گڑھے سے نکالا اور ہمیں خدا سے ملا دیا۔ اور ان کے مطاع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی کروڑوں کروڑ سلام ہوں۔ جن کے طفیل آپؑ کو نبوّت کا درجہ ملا۔

رضیہ۔ بہن حفیظہ! مَیں آپ سے ایک دو ضروری باتیں پُوچھنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ (۱) کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے؟ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ کیا وہ دُنیا میں اب پھر تشریف نہیں لائیں گے۔ حالانکہ یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے؟

حفیظہ۔ بہن! یہی تو وہ اُمور ہیں۔ جن سے مُسلمان گمراہ ہوئے ہیں۔ آپ خود ہی بتائیں۔ کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ زندہ ہو کر آئینگے تو کیا وہ نبی کی حیثیت سے ہی آئیگے یا نہیں؟

رضیہ۔ ضرور۔

حفیظہ۔ تو پھر آپکا یہ سوال دور ہو گیا کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے؟ فی الحال میں تمہیں یہی بتاتی ہوں۔ کہ تمہارا پہلا عقیدہ بالکل غلط ہے۔

رضیہ۔ واقعی! یہ تو مجھ پر آج بات کھُلی ہے۔ درحقیقت ہم کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

حفیظہ۔ گھبراؤ نہیں۔ ابھی آپکو اصل اسلام بتا کر خُدا تعالےٰ کے قائم کردہ دین اسلام پر لاتی ہوں۔ اچھا تو بہن! اب یہ بتاؤ۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرحال چھوٹے درجہ پر ہیں۔ ان کی تقلید اور اور ان کی تعلیم پر عمل کرنے سے تو کئی نبی پیدا ہو جائیں۔ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل کر کے ایک بھی نبی پیدا نہ ہو۔ یہ آپ خود ہی بتائیں کہ کیسا غضب ہے؟

رضیہ۔ واقعی!

حفیظہ۔ تو بس یہی حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نئی شریعت والا نبی نہیں۔ بلکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی سے مجھے اللہ تعالےٰ نے اس درجہ پر ممتاز فرمایا۔ اور میرے نبی بننے سے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مبارک میں اور اضافہ ہو گیا۔

رضیہ۔ بہن! اس مسئلہ کو تو مَیں خوب سمجھ گئی ہوں۔ واقعی آج مجھے کچھ دین کا بھی علم ہونے لگا ہے۔ ورنہ ہم تو محض رسماً ہی مُسلمان تھے۔ اچھّا اَب دُوسرا مسئلہ سمجھائیے۔

حفیظہ۔ بہن رضیہ! دراصل مسلمان محض اس وجہ سے گمراہ ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے اللہ، رسُول اور اس کی کتاب کو چھوڑ دیا ہے۔ حیات مسیح کا مسئلہ بھی قرآن کریم کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے زمین میں بسنے والوں کے لئے یہ اصل بیان فرمایا ہے کہ تم اسی زمین میں جیوُ گے اور اسی میں مروگے۔ اب اس قانون کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح زندہ آسمان پر جاسکتے ہیں؟

دوسرے حضرت مسیح ناصریؑ خود اپنی وفات کا اظہار اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح کریں گے کہ جب خدا تعالیٰ اُن سے پُوچھے گا۔ کہ اے مسیح کیا تُو نے اپنی قوم کو اپنی اور اپنی والدہ کی پرستش کی تعلیم دی تھی۔ تو حضرت مسیحؑ جواباً عرض کریں گے۔ کہ اے خُدا ہرگز نہیں۔ میں تو جب تک ان میں رہا۔ تیری عطا کردہ تعلیم سے ہی ان کو بہرہ ور کرتا رہا۔ ہاں مجھے اپنی وفات کے بعد کے حالات کا قطعاً علم نہیں۔ اور یہ سوال وجواب اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو شرمندہ کرنے کی غرض سے کرے گا۔ لیکن تاہم اس سے وفات مسیحؑ ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قوم آپکی اور آپکی والدہ کی پرستش کر رہی ہے۔ اور ان کو خدا کا درجہ دیتی ہے۔

رضیہ۔ واقعی آپ نے تو اس مکالمہ سے عجیب نکتہ نکالا۔

حفیظہ۔ ہم نے کیا نکالنا تھا۔ قرآن شریف میں پہلے سے موجود تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمیں بھی قرآنی علم حاصل ہوا۔

رضیہ۔ اچھا بہن! اب تو مجھے تمہارے سلسلہ سے ایک رُوحانی لگاؤ معلوم ہوتا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ تمہاری باتوں کو بیٹھی سنتی رہوں۔ لیکن کیا تمہارا حرج تو نہیں ہوتا۔

حفیظہ۔ بہن! ہم احمدی تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ احمدیت جو حقیقی اسلام ہے۔ دُنیا میں پھُولے اور پھلے۔ جب کبھی ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ تو ہم اپنی پرواہ کبھی نہیں کرتے۔ آپ بخوشی جو سوال پُوچھنا چاہیں دریافت فرمائیں۔

رضیہ۔ آپ کی قربانی کا شکریہ! مجھے آپ اَب احمدیت کے متعلق وضاحت سے آگاہ فرمائیں۔

حفیظہ۔ اگر وضاحت سے ذکر کروں۔ تو کئی دن لگیں گے۔ لیکن اس وقت ضروری ضروری اُمور بیان کئے دیتی ہوں:-

آج سے ایک سَو سال قبل حضرت مسیح موعودؑ پَیدا ہُوئے۔ شروع سے ہی آپکی طبیعت اللہ تعالیٰ کیطرف مائل تھی۔ آپؑ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے۔ اور اس بارہ میں کھانے کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپنے لگاتار چھ ماہ کے روزے رکھکر مجاہدہ فرمایا۔ اور آپکا خاندان ایک عالی خاندان مغل ہے۔ قریباً چالیس سال کی عمر میں آپؑ مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ سے سرفراز ہُوئے۔ اور آپکو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ جس مسیح نے آنا تھا۔ وہ آپؑ ہی ہیں۔ آپؑ کو یہ بھی بتایا گیا۔ کہ آپؑ ہی اس وقت تمام دُنیا کے لئے ہادی ہیں۔ کیا عیسائی اور کیا سکھ اور کیا ہندو، سب آپؑ کو ماننے سے ہی نجات پا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپؑ ہی وہ موعود امم ہیں۔ جن کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کی ہر صحیفہ میں خبر دی گئی تھی۔

آپؑ کے دعوٰی پر دُنیا نے ایک شور برپا کیا۔ اور ملّانوں مولویوں نے تو مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ اُٹھا رکھی۔ لیکن جو بھی مقابل پر آیا۔ مارا گیا۔ اور ذلیل وخوار ہُوا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فرستادہ کی مخالفت خدا تعالیٰ کی ہی مخالفت ہؤا کرتی ہے۔ آپؑ کی وفات تک ہندوستان میں ہزاروں احمدی پیدا ہو چکے تھے۔ یہ احمدی گویا احمدیت کا بیج تھے۔ ان بیجوں کو اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیحؑ نے چھوڑ دیا تھا۔ اور ان میں نفخ رُوح کیا تھا۔ چنانچہ ان کی تبلیغ وسعی سے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آج احمدیت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دُنیا کے ہر ایک کونے میں پھیل چکی ہے۔ اور اس کی تعداد ہزاروں سے نکل کر بارہ لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ اللّٰھم زد فزد

آپؑ کی وفات کے بعد حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحبؓ خلیفہ اول منتخب ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس واسطے چُنا۔ تاکہ اسلام میں دوبارہ خلافت جاری ہو۔ اور احمدیت پھُولے اور پھلے۔ آپ نے احمدیت کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائی۔ آپؓ پہلے مہاراجہ صاحب جموّں کے شاہی طبیب تھے۔ اور بڑے عالم فاضل تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مسیح کی آواز کو سُنتے ہی سب سے پہلے آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور وہ مرتبہ پایا۔ جو حضرت ابوبکرؓ نے حاصل کیا تھا۔ چھ سال کی خلافت کے بعد ۱۹۱۴ء میں آپؓ کی وفات پر خدا تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کو خلیفہ ثانی کی حیثیت سے تخت خلافت پر جلوہ فگن فرمایا۔ آپ جب سے خلیفہ ہوئے ہیں۔ احمدیت نے حیرت انگیز ترقی شروع کر دی ہے۔ آپ نے ۱۹۲۴ء میں یورپ کا دورہ فرمایا۔ لندن میں آپ نے اپنے ہاتھ سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اب وہاں عظیم الشان مسجد ہے۔ جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر کی آواز بلند کیجاتی ہے۔

اب اس سال ہمارے موجودہ اولوالعزم خلیفہ کی خلافت پر پورے پچیس ۲۵ برس اور پیدائش پر پچاس برس گذر چکے ہیں۔ نیز احمدیت بھی اپنی عمر کے پچاس سال پورے کر چکی ہے۔ سو اس دفعہ ہم احمدی لوگ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان نعمتوں کے شکر کے طور پر خلافت جوبلی منائیں گے۔ اور دُعا کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اس بابرکت وجود کو بہت دیر تک سلامت رکھے۔

رضیہ۔ بہن حفیظہ! آپ نے تو میرے ہی خیالات کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔ اور میں اب ہزار جان سے اس خلیفہ پر قربان ہوں۔ میں آج ہی آپ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیتی ہوں۔ اور گھر میں بھی سب اقارب کو یہ خوشخبری سُناؤں گی۔ اور سکول میں بھی تمام لڑکیوں کو تبلیغ کر کے خلافت جوبلی کے موقعہ پر ضرور قادیان لاؤں گی۔

حفیظہ۔ بہن! واقعی احمدیوں میں بہت ہی اخلاص ہوتا ہے۔ اور حقیقی اسلام کی فدائی یہی قوم ہے۔ میرے لئے دُعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ امۃ الحفیظ بقاپوری۔ نواب شاہ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی میدان میں عورتوں کو سرگرم جد و جہد سے کام لینا چاہیئے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسکی پیدائش کے بعد ایک امانت اسکے سپرد کی جس امانت کو زمین و آسمان بھی نہ اٹھا سکا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلومًا جہولاً۔

پس جہاں خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی قیمتی امانت کا حامل بنایا۔ وہاں اس کے لئے بعض فرائض بھی مقرر کئے۔ جنپر چل کر وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے دو گروہ پیدا کئے۔ یعنی مرد اور عورت انا خلقناکم من ذکر و انثی۔ اور ہر ایک گروہ کے سپرد الگ الگ ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں۔ اور خالقِ فطرت نے ان فرائض کو اس طور پر تقسیم کیا۔ کہ ہر ایک اپنے اپنے محور کے گرد چکر کھائے۔ اور کسی صورت میں بھی ایک دوسرے سے ٹکراؤ نہ ہونے پائے۔ مرد و عورت کے فرائض کو بیان کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ (النساء ع ۶)

یعنی مرد عورت پر بطور نگران ہیں۔ اس وجہ سے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ یعنی مرد کو نگرانی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ مرد کا کام ہے عورتوں کی ضرورتوں کو پورا کرے۔ اور انپر اپنا مال خرچ کرے۔

پس نیک عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بجائے کسی دوسری طرح اپنے اوقات خرچ کرنے کے اپنے مردوں کی حفاظت اور نگرانی میں اپنے وقت صرف کریں۔ اور مردوں کی غیر حاضری میں جبکہ وہ کسب و معشیت کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان امانتوں کی حفاظت کریں جو انکے سپرد کی گئی ہیں۔ یعنی امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ گھر و محلّہ کے اخلاق کو درست رکھیں۔

جب عورتوں کا کام آئندہ نسلوں کی تربیت کرنا اور نئی پود کے ذہنوں کو تعلیم کی روشنی سے منور کرنا ہے۔ تو ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم عورتوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور خیالات کو تعلیم کی روشنی سے منور کریں۔ میرے خیال میں تو عورتوں کی تربیت مردوں کی تربیت سے بھی زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ مرد چل پھر کر اور سوسائیٹی میں داخل ہو کر جو علوم اور تجارب حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ عورتوں کو کہاں میسّر آ سکتے ہیں۔ اگر عورتوں کو صحیح تعلیم اور تربیت سے محروم رکھا جائے۔ تو اس کا نقصان صرف عورتوں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محدود نہیں رہتا۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کو اسکا نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ قومیں بچوں سے بنتی ہیں۔ اور بچوں کی تربیت زیادہ تر عورتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ پس سب سے اہم اور ضروری امر یہ ہے۔ کہ ان کی صحیح معنوں میں تربیت کی جائے۔ انہیں نہ صرف اسلام کے اصول سکھائے جائیں۔ بلکہ ان کے قلوب میں راسخ کر دیئے جائیں۔ وہ نہ صرف قرآن شریف کی عالم بلکہ عامل بھی ہوں۔ ان کے اندر قربانی اور ایثار کا صحیح جذبہ پیدا کیا جائے۔ انہیں مذہب کی اہمیت سے واقف کیا جائے۔ انکے دل و دماغ میں یہ بات گاڑ دی جائے۔ کہ ان کی ہر قسم کی ترقی دین کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر ان کا دین سے گہرا تعلق نہیں ہوگا۔ تو وہ کبھی بھی حقیقی عزت اور ترقی حاصل نہیں کر سکتیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "میں جانتا ہوں کہ اس وقت اسلام کے لئے سب سے زیادہ زبردست قلعہ عورتوں کے دماغ میں بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس قلعہ کی تعمیر اسی صورت میں ممکن ہے کہ عورتوں کی تعلیم کی سکیم کو پورے طور پر اپنی دینی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھکر بنایا جائے۔ اور وہ اس قابل کر دی جائیں کہ وہ اپنے بچوں، بھائیوں کو اس مقام پر کھڑا رکھیں جس پر سے ہٹانے کیلئے حوادث زمانہ کی آندھیاں پورا زور لگا رہی ہیں۔"

مگر افسوس ہے۔ کہ اسلام کے اس اصل مقصد کو بعض اہل وطن نے پس پشت ڈال دیا۔ اور مغرب کی نقل میں اندھا دھند بغیر اس مسئلہ کو سمجھنے کے جس کے لئے اسلام نے عورتوں کو پیدا کیا ہے ایک غلط راستہ کے پیچھے پڑ گئے۔ اور انہوں نے اپنے مقصد حیات کو صرف روزی کمانے پر منحصر کر لیا۔ اور حقیقی فرض کو بالکل فراموش کر گئے۔ حالانکہ عورتوں کی تعلیم سے اسلام کا مقصد ان کو دنیا طلبی کیطرف متوجہ کرنا نہیں۔ بلکہ تبلیغ کے ذرائع کو وسیع کرنا ہے۔ عورتوں کے خیالات کو تعلیم کی روشنی میں منور کرنا ہے۔ پس اگر جہالت کی تاریکی کی جگہ الحاد کی تاریکی نے لے لی۔ تو اسلام کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی مستورات سے یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ پوری دینی واقفیت حاصل کرنے کے بعد خط و کتابت اور اخبارات و رسائل کے ذریعے دیگر اقوام میں تبلیغ کریں۔ کیونکہ عورتوں کی تبلیغ بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ پس عورتوں کا علم حاصل کرنا سلسلہ کے اغراض و مقاصد کے لئے نہایت ضروری ہے۔ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان کے لئے تبلیغ کرنا مشکل ہے۔ یا وہ مردوں کی طرح تبلیغ نہیں کر سکتیں۔ عیسائی جن کے پاس صداقت نہیں۔ ان کی عورتیں بعض وحشی اور غیر متمدن ممالک میں جا کر عیسائیت کی تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔ اور ان ممالک کے باشندے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے سنگ دل تھے۔ کہ وہ انسان کو مار کر اس کا گوشت کھالیا کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے باوجود غلط مذہب پر قائم ہونے کے اپنی جان و مال کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے کام میں لگی رہیں۔ حتیّٰ کہ وہ بہت حد تک کامیاب ہوگئیں۔ پس جب وہ قربانی کرکے لوگوں سے جھوٹے عقائد منوا سکتی ہیں۔ تو کیوں مسلمان اور احمدی عورتیں ہدایت اور معرفت کا جام حق کے پیاسے لوگوں کو نہیں پلا سکتیں۔ پس ہم عورتوں کو ہمت کرنی چاہیئے۔ اور صحیح قربانی اور سچے ایثار کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ پھر خدا ہم سے خود کام لے گا۔ ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ پھر ہم دیکھیں گے۔ کہ خدا کی مدد ہماری رفیق بنے گی۔ روح القدس ہمارے ساتھ ہوگی۔ اور دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کرسکے گی۔

علاوہ ازیں اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ ہماری قربانی کو دیکھکر آیندہ نسلوں کے اندر بھی احمدیت سے حقیقی عشق اور سچی قربانی کی روح پیدا ہوجائے گی +

(طیبہ خاتون بنگالی دینیات درجہ ثالثہ)

لطیفہ

کوئی قاضی صاحب بد دیانت تھے۔ اور یتیموں کا مال ہضم کرلیا کرتے تھے۔ ایکدن لوگوں نے عید کا چاند ۲۹ تاریخ کو دیکھا لیکن قاضی جی نے شہادت کو معتبر نہ مانا اور عید منانے کا حکم نہ دیا۔ کسی شاعر نے جل کر ایک شعر کہا جسکا مفہوم صہ

احساسِ محرومی

(۱)

چاندنی رات میں، تاروں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں، میں اور میری مرحومہ اہلیہ حفیظہ بیٹھے تھے۔ خوشگوار اور خنک ہوا چل رہی تھی۔ دن بھر کی دھوپ اور تپش کو زائل کرتے ہوئے فضا کو اپنی مستانہ اٹھکیلیوں سے معطر بنا رہی تھی۔ ہم دونوں کی خوشیوں کا مرکز ننّھا معصوم بچّہ تھا۔ جو چاندنی رات میں ہوا کی کیف پرور ٹھنڈک سے خوش ہو ہو کر ہاتھ پاؤں اِدھر اُدھر مار رہا تھا۔ چاند کی چاندنی میں۔ بچّہ مُسکرا رہا تھا۔ خوش ہو رہا تھا۔ اور ہم اسکی خوشی میں شرکت اختیار کرکے ہمہ تن اس کیطرف متوجہ تھے۔ اُسے ہنساتے تھے۔ بے معنی الفاظ اور توتلی زبان میں اسکے ساتھ غوں غاں کر رہے تھے۔

(۲)

بہجت و مسرت کے ان لمحات میں ناگاہ بچّہ کی نگاہ چاند پر پڑی۔ وہ اسے دیکھکر مچل پڑا۔ اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف پھیلا دیئے۔ گویا کوئی کھلونا ہے۔ جسے وہ طلب کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح اپنی جدوجہد میں مصروف رہا۔ اور جب دیکھا کہ وہ ابھی تک اُس سے دُور ہے۔ تو بسورنے لگا۔ ہم نے پہلے اُسے دلاسا دیا۔ پھر مختلف قسم کے کھلونوں

صہ یہ تھا کہ قاضی جی نے عید کو چرالیا۔ گویا عید بھی یتیموں کا مال ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہلانے کی کوشش کی۔ مگر سب بےسود۔ لاحاصل۔ اس کی نگاہیں چاند پر جمی تھیں۔ اور ہاتھ اس کی طرف پھیلائے ہوئے تھے۔ وہ رو رہا تھا۔ تیز اور بلند آواز کے ساتھ۔ آخر روتے روتے تھک کر سو گیا۔ اور نیند نے اس کے دل کو اس کاوش سے نجات دیدی ✦

(۳)

بچہ سو رہا تھا۔ چاند کی چاندنی میں۔ تاروں کی چھاؤں میں۔ ایک معصوم انداز کے ساتھ کھلونے پاس ہی بکھرے پڑے تھے۔ اب وہ میٹھی نیند سو رہا تھا۔ مگر میرا دل اس کے رونے کی وجہ سے دردمند ہو رہا تھا۔ میں ایک گہری سوچ میں پڑ گیا۔ اور غور کرنے لگا۔ کہ بچے کے دل میں چاند کے حصول کی ناممکن خواہش کیونکر پیدا ہوئی۔ اور جب اسے وہ چیز مل نہ سکی۔ تو اسکے دل کو کس قدر چوٹ لگی ہوگی کسقدر صدمہ ہوا ہوگا۔ اس محرومی کے احساس کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس تکلیف کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بچہ کی اس امنگ، اور آرزو کے بر نہ آنے کی وجہ سے اس کے اوپر کیا گذری، اور اسے اپنی اس محرومی کا کس قدر دکھ ہوا۔ کاش میں اسے جان سکتا۔ سمجھ سکتا۔ اور اس کے دل کی حالت سے آشنا ہو سکتا۔ میرے دل میں بار بار یہی خیالات اٹھتے۔ اور حل نہ ہونے کی صورت میں اِدھر اُدھر گم ہو جاتے ✦

(۴)

دن بیت گئے۔ وقت گذر گیا۔ اور میرے یہ خیالات کہیں دل میں ہی سما گئے۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن گذرتے چلے جا رہے تھے۔ اب میرے دل میں بچہ کے "احساس محرومی" کے جاننے کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوا۔ ایک بھولی ہوئی کہانی تھی جو رفتہ رفتہ گذشت ہو گئی۔

دفعتہً حفیظہ میری اوّلین محبت کا مرکز۔ میری رفیقہ حیات، میری سکینت کا باعث اور ننھے بچہ کی ماں۔ بیمار ہو گئی۔ سخت بیمار۔ اور آناً فاناً موت کے زبردست آہنی پنجہ نے اسے مجھ سے جُدا کر دیا۔ میرا نخلستانِ امید مُرجھا گیا۔ میری خوشیوں کے پُرسکون سمندر میں ایک زبردست طوفان بپا ہو گیا۔ ایسا طوفان جس نے میری زندگی کو تہ و بالا کر دیا۔ امنگوں سے بھرا ہوا دل ویرانہ ہو گیا۔ اور غم کے کوہِ گراں نے اسے پیس کر رکھدیا۔ اب میرے لئے رات کی شفاف چاندنی میں کوئی لطف نہ تھا۔ دل میں ایک ہوک اُٹھتی تھی۔ گذری ہوئی کہانیوں کی یاد پھر تازہ ہو گئی۔ وہی بچے کی محرومی کا احساس پھر عود کر آیا۔ لیکن اب میں اسکی حقیقت سے بیخبر نہ تھا۔ اس کا اندازہ مجھے ہو چکا تھا۔ راز آشکارہ ہو گیا تھا۔ اور مجھ پر یہ امر منکشف ہو گیا۔ کہ بچہ کے دل میں جو "احساس محرومی" تھا وہ اسی قسم کا تھا۔ جو آج میرے دل کو جلا کر خاکستر کئے دیتا ہے۔ اک آگ لگی ہوئی ہے جو لحظہ بہ لحظہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ ایک غم ہے جو ہر ساعت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور میں اس کی انتہا سے ناواقف ہوں۔ بالکل ناواقف ✦

(خاکسار محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ عیدِ اسلامی

اگر ہم کائناتِ عالم پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہم کو ابتدائے آفرینش سے خالق حقیقی کا ایک قانون دنیا میں جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمیشہ تاریکی کے بعد روشنی، تکلیف کے بعد آرام، رنج کے بعد سرور، رات کے بعد دن، گرمی کے بعد سردی۔ اور قربانی کے بعد خوشگوار نتیجہ آتا ہے۔ مثال کے طور پر کہتی ہوں۔ کسان کئی ماہ راتوں کو جاگتا کھیتوں کو پانی دیتا۔ گرمیوں میں ہل جوتتا۔ اور محنت کر کر کے خون پانی ایک کر دیتا ہے۔ تب کہیں جاکر اسے فصل کاٹنے اور گھر میں غلّہ ڈالنے کا موقع نصیب ہوتا ہے۔ ایک طالب علم راتوں کو اپنی آنکھوں کا پانی ٹپکاتا۔ اور مغز زنی کرتا ہے۔ تب کہیں جاکر امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایک تاجر سارا دن دوکان پر بیٹھتا۔ سفر کی تکلیف برداشت کرتا۔ اپنے مال کو نفع نقصان کے غیر یقینی چکّر میں ڈالتا ہے۔ تب کہیں جاکر اُسے اپنے اور اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ بعینہٖ یہی فلسفہ اسلامی عید میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے روزوں کے بعد اس کا مُنہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ اور روزوں میں انسان کو کھانے پینے کے ترک کرنے میں جو مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ پس عید کا روزوں کے اختتام پر آنا تصویری زبان میں اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو حقیقی خوشی مشقت، محنت، ایثار، اور قُربانی کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ عید عربی کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی خوشی اور سرور کے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اگر انسان دُنیا میں آرام اور اطمینان کی زندگی گذارنا چاہتا ہے۔ تو وہ اپنے آپکو محنت، جفاکشی، تحمل شدائد اور صبر کا خوگر بنائے۔ دُوسری حکمت اسلامی عید میں یہ ہے۔ کہ بعض اوقات قربانی تو قوم کے تمام افراد کرتے ہیں۔ لیکن اس قربانی کا نیک انجام اور خوشگوار نتیجہ تمام قوم کی بجائے اکثر یا بعض افراد کو دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ پس اس خیال سے کہ بعض افراد قُربانی کے فائدے سے محروم رہیں گے۔ ان کو قُربانی سے دست بردار نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ خیال کر کے کہ ہم نہ سہی تو ہماری قوم کے دیگر افراد اس قُربانی کے فائدہ سے بہرہ ور ہوں گے۔ انہیں قُربانی پر کاربند رہنا چاہیئے۔ دیکھو تمام عالم اسلامی ماہ رمضان میں روزے رکھتا ہے۔ لیکن عید کے آنے سے قبل ہی بعض مسلمان ماہ رمضان کے اندر ہی چند روزے رکھکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملتے ہیں۔ بعض نے ابھی دس روزے رکھے ہوتے ہیں۔ بعض نے پندرہ، بعض نے بیس، اور وہ عید دیکھنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس عید کو باقی اسلامی دُنیا تو بہر حال دیکھ ہی

لیتی ہے۔ پس ان فوت ہونے والے روزہ داروں کی محنت رائیگاں اور ضائع نہیں گئی۔ بلکہ اگر انہوں نے نہیں تو کم از کم انکی قوم کے دوسرے لوگوں نے اپنی اور انکی مشترکہ قربانی کا پھل کھالیا۔ پس عید ہم کو یہ سبق دیتی ہے کہ کسی شخص کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ میں قربانی کیوں کروں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ میں قربانی کرتے کرتے ہی فوت ہو جاؤں بلکہ اسے اس نظریہ کے ماتحت کہ اس قربانی سے اس کی قوم فائدہ اُٹھائیگی۔ قربانی پر پورے استقلال کے ساتھ کاربند رہنا چاہیئے۔ ہماری عید کب آتی ہے۔ ہر ماہ رمضان کے روزوں کے بعد جس میں یہ اشارہ ہے کہ جو شخص روزوں کے فوائد سے بہرہ ور ہوگیا۔ وہی عید منانے کا بھی حقدار قرار پائیگا۔ ورنہ جس شخص نے روزوں سے کماحقہٗ فائدہ نہ اُٹھایا اور اپنے اعمال کی اصلاح نہ کی۔ اور اپنے آپکو جفاکش اور محنتی نہ بنایا۔ ایسے انسان کو حقیقی معنوں میں عید منانے اور اس مبارک اسلامی تقریب کی خوشی میں شامل ہونے کا کوئی حق نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کونسے فوائد ہیں جو انسان کو روزوں سے حاصل کرنے ضروری ہیں۔ یہ فوائد ہیں تو بہت مگر میں ان میں سے چند ایک بیان کرتی ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اسلامی عبادات حکمتوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور اسلام مسلمانوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے کے مترادف ہو۔ پہلی حکمت تو اسلامی روزوں میں یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان میں بھوکے پیاسے رہنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سے انسان جفاکش اور تکالیف برداشت کرنیکا عادی ہو جاتا ہے۔ اسلام ہم سے یہ اُمید اور خواہش رکھتا ہے کہ ہم چست اور محنتی بنیں۔ اور خدا اور بندوں کے حقوق کو جو ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ عمدہ طور پر سرانجام دے سکیں۔ دوسرا فائدہ اور حکمت اسلامی روزوں میں یہ ہے کہ اس سے انسان میں سخاوت اور غریب پروری کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب انسان روزوں میں بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ تو اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک اور پیاس سے کسقدر تکلیف ہوتی ہے۔ اس احساس کے پیدا ہونے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ سمجھ لیگا۔ کہ غریب لوگ جنکو کھانے پینے کیلئے کچھ نہیں ملتا۔ وہ کسقدر تکلیف اُٹھاتے ہونگے۔ اور یہ خیال کرکے وہ غربا پر رحم کریگا۔ اور بھوکوں کو کھلائیگا اور پیاسوں کو پلائیگا۔ اب دیکھو روزہ کی عبادت کتنی عظیم الشان ہے کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں بندگانِ خدا کا بھلا ہوتا اور وہ موت کے منہ میں گرنے سے نجات پا جاتے ہیں۔ پس جو شخص روزوں سے مندرجہ بالا فائدہ حاصل کرتا ہے وہ اپنے آپکو اس بات کا حقدار بنا لیتا ہے کہ عید کے موقع پر اور مسلمانوں کے ساتھ عید کی خوشی سے بہرہ ور ہو۔ پس بہنوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے آپکو عید کی خوشی حاصل کرنے کا حقدار بنایا کریں۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ قربانیوں میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ہر دن، ہر ماہ اور ہر سال کو عید کا نمونہ بنا دے۔ ✽ (امۃ اللطیف عفت اہلیہ مولوی عطاء الرحمن صاحب مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلالِ عید کو دیکھکر

ہلالِ عید چمکا اور نویدِ عید لایا ہے
مبارک ہو! کہ اب پھر دن مسرّت خیز آیا ہے
خدا کا فضل پھر آیا، مبارک ہو! مبارک ہو!!
نشاں رحمت کا یہ لایا، مبارک ہو! مبارک ہو!!
مبارک مومنوں کو اور صائم رہنے والوں کو
مبارک سالخوردوں، نوجوانوں، خوردسالوں کو
خوشی کا نور پھر ہر سمت میں پھیلا مبارک ہو!
الٰہی فضل پھر چاروں طرف چھایا مبارک ہو!
مبارک ہو کہ پورے ماہ کی محنت اور مشقّت سے
دعاؤں سے عبادت اور تقویٰ و ریاضت سے
کیا حاصل ہے اسکو سب امیروں نے غریبوں نے
مقدّس ہستیوں نے اور شریفوں نے نجیبوں نے
انہی روزوں سے ہم نے کر لیا اپنا خدا راضی
زمانِ حال و مستقبل سے اب تو بڑھ گیا ماضی
ہوئی حاصل ہمیں فضلِ خدا سے اس کی خوشنودی
اسی میں دین و دنیا کی ہے مضمر ساری بہبودی
مزا جب ہے، کہ حاصل اب خدا کی دید ہو جائے
میسّر اب مجھے ثروتؔ حقیقی عید ہو جائے

(محمود ثروت درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عورتوں پر احسانات

رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہٗ نفسی) کی بعثت سے قبل عورتوں کی جو ناگفتہ بہ حالت تھی۔ وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں مردوں کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ عورتوں کو انسانیت کے حقوق دیئے جائیں۔ اور عورتوں کے بھی احساسات کالعدم ہو چکے تھے۔ یُوں تو آپکی بعثت ساری دنیا کے لئے ہی موجب صد ہزار برکات ہوئی۔ لیکن عورتوں کی تو گویا کایا ہی پلٹ گئی۔ رحمۃ للعالمین تو حضوؐر تھے ہی۔ لیکن عورتوں کو مُردہ سے زندہ کرنے والا وجود ثابت ہوئے۔ حضوؐر کی بعثت سے پہلے عورتوں کو جائداد سمجھکر تقسیم کیا جاتا تھا۔ حضوؐر نے نہ صرف یہ کہ اس طریقِ تقسیم سے روکا۔ بلکہ مستورات کو وارث بنا کر انکو حقوق عطا فرمائے۔ حضوؐر کی بعثت سے قبل بیویوں کی کوئی حد بندی نہ تھی۔ جتنی جس مرد کا جی چاہتا شادیاں کرتا تھا۔ اور جتنی عورتوں کو چاہتا اپنی زوجیت میں رکھتا تھا۔ لیکن حضوؐر نے صرف چار بیویوں کی حد مقرر فرمائی۔ ماسوا اس کے علم جیسی نعمت سے مستورات کو محروم رکھا جاتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر کہ اَلْعِلْمُ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ عورتوں پر احسان بے کراں فرمایا۔ مزید براں یہ کہ عورت کی جان جس کی ایک ذرہ بھر بھی قدر و قیمت نہ سمجھی جاتی تھی۔ اور یدسّہٗ فی التراب کا معاملہ اس سے روا رکھا جاتا تھا۔ اِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ فرما کر اس کو زندگی کی نعمت سے مالا مال کیا۔ ہزاروں ہزار درود، اور کروڑ ہا سلامتیاں نازل ہوں اس وجود باجود پر، جس کے احسانات ہماری رُوح اور جسم دونوں پر اَن گنت ہیں۔ وہ عورت جو جانور سے بدتر سمجھی جاتی تھی۔ وہ عورت جس کو سانپ سے مشابہت دیجاتی تھی۔ وہ عورت جو پاؤں کی جوتی کی حیثیت رکھتی تھی۔ اور وہ عورت جو نہ اپنی رُوح کی مالک تھی نہ جسم کی۔ مرد جو چاہتا اس کی دُرگت بناتا۔ اس شاہِ دوجہاںؐ نے اس کی ایسی عزت کی۔ کہ اپنے اوڑھنے کی چادر اس کے بیٹھنے کے لئے بچھائی۔ اظہار محبت کے لئے اس کے پانی پینے کی جگہ منہ لگا کر پانی پیا۔ اس کی خاطر کھڑے رہے۔ تا وہ حبشیوں کا تماشا دیکھے حتّٰی کہ سیر ہو جائے۔ یہانتک کہ فرمایا۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ ان کے لئے بہتر بنو۔ کیونکہ وہی بہتر ہے۔ جو اس ناتواں ہستی کے لئے بہتر ہے۔ جو اس کے حق میں بُرا ہے۔ وہ بُرا کہلانے کا مستحق ہے۔ تم ہرگز ہرگز اچھے نہ بن

سکو گے جبتک اس کو اچھا نہ رکھو گے۔

اے عورت! اے صنفِ نازک!!

اے کہ دُنیا میں ذلیل سے ذلیل اور بد سے بد تر سمجھی جاتی تھی۔ اُٹھ اور شکر بجالا اُس خدا کا جس نے تیری ذلت کو عزت سے بدلا۔ تیری پستی کو علو میں تبدیل کیا۔ ورنہ کیا تھی تیری حیثیت! اور کیا تھی تیری حقیقت۔ یاد کر اُس وقت کو کہ تو دُنیا میں آئی۔ اور تیرا باپ تجھے زندہ دفن کر دیتا۔ اور کیا یاد ہے وہ وقت، جب تو پیدا ہوتی۔ اور دایہ تیرا گلا گھونٹ کر مار ڈالتی۔ یہ حقیقی واقعات ہیں غلط مت سمجھ، تیری موجودہ حالت تجھے فخر اور غرور میں اتنا نہ بڑھا دے۔ کہ تو انکار کر بیٹھے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کھول اور پڑھ۔ تا تجھے اپنی حقیقت اور گذشتہ حالات سے آگاہی حاصل ہو۔ اور پھر تیری رُوح بے اختیار پُکار اُٹھے۔

عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ السَّلَام

(سیدہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب دینیات درجہ ثانیہ)

کیوں؟

"لاتقنطوا" ہے مایۂ نازش ترے لئے
ہوتی ہے مرگِ یاس سے تو ہمکنار کیوں؟
دن رات اپنی جنس کی بہبود سے ہو کام
کرتی نہیں وہ راہِ عمل اختیار کیوں؟

چند ضروری باتیں

۱۔ تلک لگانا

یہ کسقدر مسرت انگیز امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مقرب اور نہایت بزرگ صحابی کی توجہ ہماری طرف مبذول ہو کر مصباح کے صفحۂ قرطاس کو مزین کرنے لگی ہے۔ کیا یہ امر قابلِ فخر اور لائق شکریہ نہیں۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جیسا باخدا انسان ہماری بہتری و بہبودی کے لئے اپنے زریں اور بیش بہا نصائح سے ہمیں مستفید فرمانے کے لئے مصباح کی شان کو دوبالا کرے۔ مصباحی بہنیں جسقدر آپکا شکریہ ادا کریں کم ہے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ آئندہ بھی صنفِ نازک کی طرف توجہ فرماتے ہوئے۔ اپنی مفید ہدایات اور اقوال زریں سے آگاہ فرماتے ہوئے ہمیں ممنون فرمائیں گے +

سُرخ تلک لگانے کی مہلک مرض ایک وبا کی طرح مُسلمان بہنوں میں پھیل چکی ہے۔ اور پھیل رہی ہے۔ آجکل جہاں دیگر نئے نئے فیشن ایجاد ہو رہے ہیں۔ وہاں تلک بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ یہ تلک ہندو عورتوں کی تقلید ہے۔ اور گو تلک لگانا سنگار میں داخل ہے۔ اور محض خوبصورتی کے لئے لگایا جاتا ہے۔ مگر اسلام ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ ہم دوسری اقوام کی تقلید کر کے نہ صرف نقال کہلائیں۔ بلکہ اپنا اسلامی امتیاز بھی کھودیں +

ذرا تصور کیجئے۔ اگر ہمیں کسی ایسی مجلس یا پارٹی میں شریک ہونا پڑے جس میں ہندو مستورات بھی شریک ہوں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ مسلمان بہنوں کا تلک بھی اپنی نمایاں شان دکھا رہا ہو تو اسوقت ایک تیسرا شخص کیا امتیاز کر سکتا ہے۔ کہ کونسی مسلم عورت ہے۔ فرض کیجئے اس حالت میں ایک ہندو عورت آپکو اپنی ہم مذہب سمجھکر اپنے طریقِ مذہب پر "نمستے" کہے۔ تو اسوقت آپ کیا جواب دینگی۔ کہ "بہن معاف کیجئے میں ہندو نہیں ہوں"۔ اسکے جواب میں پھر وہ کہے "میں نہیں سمجھ سکی آپ مسلمان ہیں"۔ تو فرمائیے اس کا یہ طنز آمیز فقرہ آپکی کیسی حالت بنا دیگا۔ کسقدر خفت و شرمندگی کا مقام ہوگا۔ کہ ایک ہندو عورت ایک مسلمان بی بی کی شان میں ایسے کلمات کہے +

ہمیں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اسنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرما کر ہمیں احکام اسلامی سے آگاہ فرما کر صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ صحیح راستے پر گامزن ہوتے ہوئے اگر احمدی بہنیں ایسا اقدام فرمائیں تو نہایت افسوسناک امر ہوگا۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو یہانتک خواہش تھی کہ احمدیوں کا لباس ہی ایسا ہو جس سے دیگر مذاہب کا دیکھنے والا ہر انسان فوراً شناخت کر سکے کہ یہ احمدی ہے۔ اس سے حضور کا مطلب یہی تھا کہ ہم اسلامی احکام پر اسقدر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں اور شعار اسلامیہ اسقدر نمایاں ہمارے اندر نظر آئیں کہ دوسرے مذہب والا فوراً پہچان لے کہ یہ احمدی ہے۔ پس ہمیں اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں۔ ہاں اگر ہمیں کسی کی تقلید کرنی ہے۔ تو صحابیات کی تقلید کریں۔ اور دراصل ہمارا سنگار وہی ہو جس کی تاکید ہمارے آقا نے کی ہے۔ یعنی ؎

رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوبتر
ہے یہی ایماں کا زیور اور یہی دیں کا سنگار

پس ہمارا سنگار شرافت، اور ہمارا تلک حیا اور تقویٰ ہونا چاہیئے نہ کہ وہ تلک جو ہندو عورتیں اپنے ماتھے پر لگاتی ہیں +

۲۔ جلسہ سالانہ

گذشتہ دو سال سے لاؤڈ سپیکر کے انتظام سے مستورات کو بہت سہولت میسر آگئی ہے۔ وہ جہاں چاہیں بآسانی بیٹھکر تقریریں سن سکتی ہیں۔ مگر باوجود اس آرام و سہولت کے جلسہ میں کچھ ایسا شور و غل ہوتا ہے کہ کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کیا کیا جائے کارکنات خاموشی بعض اوقات خاموش کرانے کے لئے عجیب مشکل میں پھنسکو رہ جاتی ہیں۔ انہیں اُلٹے سیدھے جوابات کے علاوہ جھڑکیوں کا بھی شکار ہونا پڑتا ہے۔ پھر ٹہلنے والیاں کچھ ایسی بدمزگی پیدا کر دیتی ہیں۔ کہ سنجیدہ مستورات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُننے کا مزا بھی کرکرا ہو جاتا ہے۔ جلسہ گاہ کو کسقدر وسیع کر دیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی جگہ حاصل کرنے کیلئے ایک جنگ سی چھڑی رہتی ہے۔ دیر سے تشریف لانیوالی یا وقت کی پابندی نہ کرنیوالی مستورات اس کوشش میں کہ سٹیج کے نزدیک جگہ حاصل کریں۔ دوسروں کو پھاند کر آگے جانا چاہتی ہیں۔ پھر بغیر اس امر کا خیال کئے کہ ماؤں کے آگے ان کے ننھے ننھے بچے بیٹھے یا سوئے ہوئے ہیں۔ یا کسی کا ہاتھ پاؤں نیچے آجائیگا۔ ایسی تیزی سے گذرتی ہیں جیسے ان کے آگے کوئی ہے ہی نہیں۔ اب جسکا ہاتھ نیچے مسلا گیا وہ چلاتی رہ گئی جس کا پاؤں پیسا گیا وہ کوستی رہ گئی۔ گذرنے والی صاحبہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگے گی وہ اس عرصہ میں کئی اور کو اسی حالت میں چھوڑ کافی دُور تک تشریف لے جاچکی ہوتی ہیں۔ اگر بیٹھنے والیاں پھاند کر جانے والیوں کو روکیں، تو پھر خدا کی پناہ اچھے خاصے ہنگامے کی صورت پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

بعض بہنیں بجائے آرام سے بیٹھنے کے کھڑی رہتی ہیں۔ اگر انہیں بیٹھنے کیلئے کہا جائے۔ تو "بیٹھے بیٹھے اکتا گئی ہوں صرف ۲ دو منٹ کھڑا ہو کر بیٹھ جاؤں گی۔" کہکر دوسرے کو خاموش کرا دیتی ہیں۔ لیکن دو منٹ چھوڑ کر آدھ گھنٹہ کے بعد بھی انہیں دیکھا جائے تو وہ اسی شان و تمکنت سے کھڑی ہوتی ہیں۔ انکی اوٹ میں بیٹھنے والیاں الگ تنگ آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ دوبارہ بیٹھنے کیلئے کہنے پر عجیب انداز سے فرماتی ہیں۔

"بیٹھنا ہماری عادت کے خلاف ہے۔ کھڑا ہونے میں زیادہ لطف محسوس ہوتا ہے۔ بیٹھکر ہمیں اچھی طرح سُنائی نہیں دیتا۔" اگر سمجھایا جائے کہ جلسہ میں کھڑا ہونا تہذیب و اصول کے خلاف ہے۔ تو بجائے بیٹھنے کے دُوسری جگہ کھڑی ہو کر مصروفِ گفتگو نظر آتی ہیں۔

پھر بعض بہنیں تقاریر کے دوران میں بجائے امن و سکون سے بیٹھکر سننے کے تمام مستورات کے گرد چکر لگانا شائد اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ اگر کسی کو چند منٹ پیشتر ایک کونے میں دیکھا تو چند منٹ بعد وہ دوسرے سرے پر نظر آتی ہے۔ گویا دُور دراز سے محض اسی لئے تشریف لاتی ہیں کہ جلسہ میں مستورات کے گرد اگرد چکر لگا کر نصائح سے نہ صرف اپنے آپکو محروم رکھیں بلکہ دُوسروں کو بھی اپنی طرف منعطف کر کے انکی توجہ کو منتشر کریں۔ ایک دو ہوں تو کوئی مشکل امر نہیں۔ زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے۔ کہ کئی کئی اکٹھی ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہل رہی ہوتی ہیں۔ کسی معاونہ کے کہنے کا انپر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ کہنے والی کو بار بار کہکر خود ہی شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ منع کرنے پر "عادت کے خلاف" بتلایا جاتا ہے۔ زیادہ کہنے سننے پر اگر خدا خدا کر کے بیٹھ بھی گئیں تو معاونہ کے آگے گذرنے پر اسی شان سے کھڑی ہو گئیں۔ لطف یہ کہ اگر چند منٹ کہیں خاموشی سے بیٹھی بھی رہیں تو کسی معاونہ کے دوبارہ پاس سے گذرنے پر فرماتی ہیں۔ "دیکھا میں بالکل خاموش بیٹھی ہوں"۔ گویا ان کا خاموش رہنا بھی دُوسروں پر ایک احسان ٹھہرا۔

علاوہ ازیں۔ "لاپرواہ ماؤں کے بچے" دریں رہی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُریلی آواز سے کچھ ایسا سماں پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ سنجیدہ مستورات کو خواہ مخواہ پریشانی و تکلیف میں مبتلا کر کے انکی توجہ اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور تو اور لیکچرار بھی اس پریشانی میں حصہ لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسے اپنے لیکچر میں ان الفاظ سے زیادتی کرنی پڑتی ہے۔ "یہ کسی کا بچہ رو رہا ہے اس کو اس کی والدہ آکر لے جائے"۔ یا اسی قسم کے اور الفاظ کہیے جاتے ہیں۔ ایک لاپرواہ ماں کیلئے یہ کسقدر خفت کا مقام ہے کہ اپنے بچے کی بھی حفاظت نہیں کر سکتی ؛ یہ تو چند ایک موٹی موٹی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ نظر غور سے دیکھنے والے انسان کو کافی نظر آسکتی ہیں۔ پس بہنیں جلسہ کے قوانین و اصُول اور اپنی ذمہ واری کا احساس فرماتے ہوئے اپنے بچوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے آئیں۔ اور اپنی "مجبوری کی عادتوں" کو گھروں میں چھوڑ کر آئیں۔ جلسہ میں ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔ جس غرض و غایت کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ کا قیام ہوتا ہے۔ اور جس مقصد کے پیش نظر آپ دُور دراز سے سینکڑوں روپے خرچ کر کے کڑکتے جاڑہ میں کپکپاتی ہوئی تشریف لاتی ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اطمینان و سکون اور توجہ سے جلسہ میں خاموشی سے بیٹھنا چاہیئے۔ اب چونکہ خلافت جوبلی اور جلسہ سالانہ اکٹھے آرہے ہیں۔ سینکڑوں غیر احمدی مستورات بھی تشریف لائیں گی۔ اس لئے ہمیں ان کے سامنے اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ تا وہ سمجھ سکیں۔ کہ واقعی جماعت احمدؐیہ کی مستورات حقیقی معنوں میں خدمت اسلام کرنے والی اور تہذیب و شرافت، حیا و ایمان، خدا کی محبت کے زیور سے آراستہ اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہیں۔ اور اگر کوئی دین اسلام کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔ تو محض احمدؐیت کی چار دیواری کے اندر آکر، احمدؐیت کا پیرو بنکر، احمدؐیت کے کوچہ سے باہر اسے رُوحانی سرور ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا ؛ (امۃ السلام دوالمیال)

جواہر ریزے

(۱) دین کی پابندی آدمی کو مصیبتوں سے بچاتی ہے اور دنیا کی حرص آفتیں لاتی ہے۔ دین سے عزت اور دنیا سے ذلت حاصل ہوتی ہے۔ (۲) علم آدمی کا مددگار ہے اور حکمت حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے (۳) انصاف ہر ایک کو بھاتا ہے اور ظلم بے راہی ہے جس سے ہر ایک گھبراتا ہے۔ (۴) سخاوت ایک عمدہ خصلت ہے۔ شرافت بڑائی کا سبب ہے۔ ہوشیاری ایک عمدہ سرمایہ ہے۔ کاہلی وقت کو برباد کرتا ہے۔ (۵) وعدے کو پُورا کرنا بزرگی کی علامت ہے۔ خالص دوستی ایک اچھا رشتہ ہے۔ (۶) تواضع سے آدمی کا مرتبہ بڑھتا ہے اور تکبّر سے گھٹتا ہے۔ (۷) پارسائی دنیا کی خواہشوں پر لات مارنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (۸) کشادہ ۴۴

۴۴ رُوئی سے پیش آنا ایک نیکی ہے۔ (۹) غور کرنے سے آدمی کو حق اور کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں۔ (۱۰) سچائی نجات بخشتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ (۱۱) ہوائے نفس سخت مہلک ہے۔ حسد ذلیل کرتا ہے۔ اور کینے سے رُوحانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ؛ (ماخوذ) مرسلہ۔ مبارکہ نسرین بنت قاضی محمد شریف صاحب لاہور ؛

نِٹنگ کا کام

چھ ماہ سے لیکر نو ماہ کے بچّہ کیلئے اُونی سُوٹ

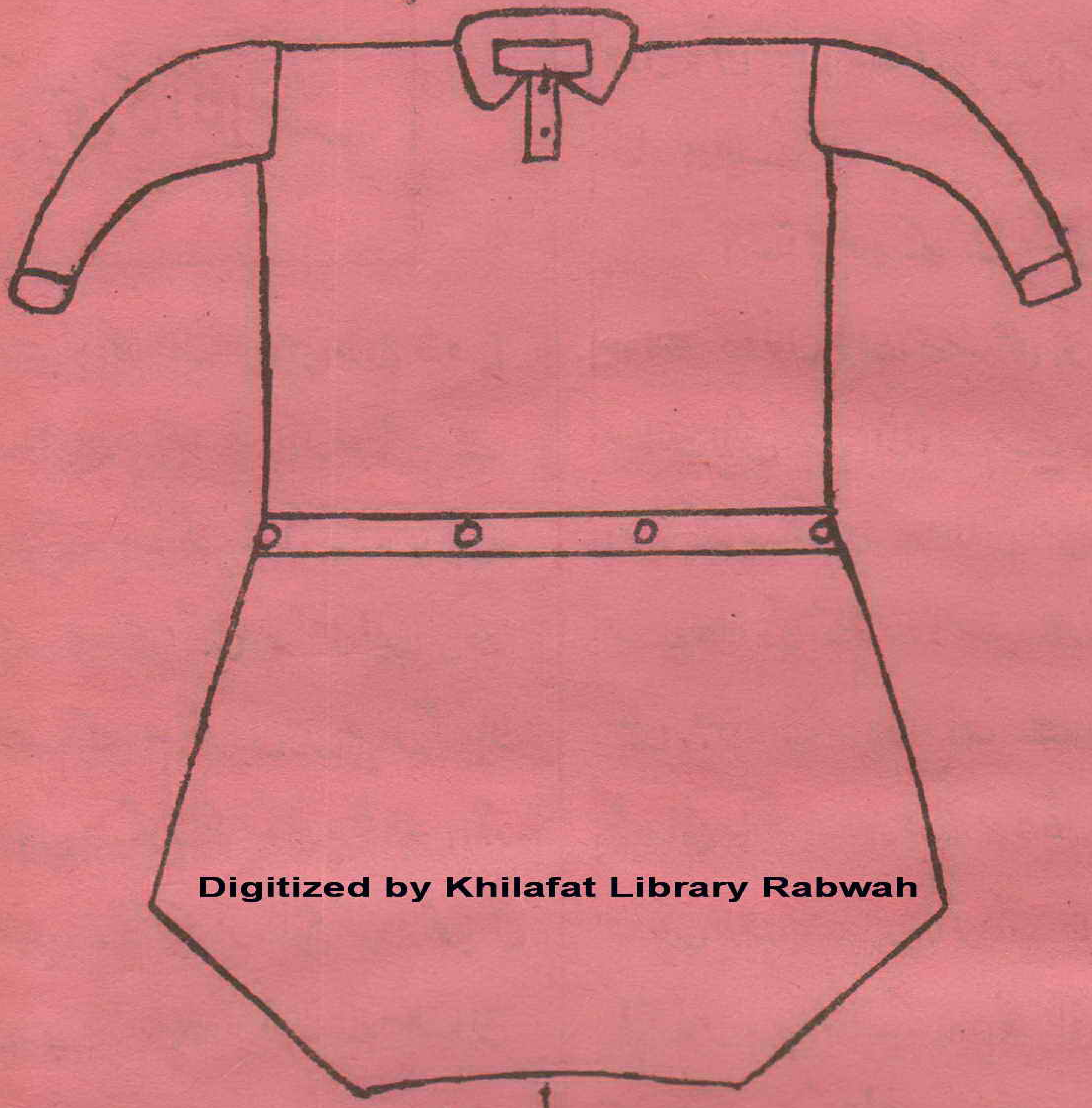

یہ سُوٹ چھ ماہ سے لیکر نو ماہ کے بچّہ کیلئے بنایا جا سکتا ہے۔ بڑی آرام دہ چیز ہے۔

سامان۔ سلائیاں ۱۲ بے بی وُول۔ حسب پسند رنگ سیپ کے بٹن ۲ دو چھوٹے چھ بڑے ۔ پہلے جرسی کی پیٹھ اس طرح بنانی شروع کریں کہ سلائی پر اسّی گھر ڈالکر ایک اُلٹا ایک سیدھا بارہ لائن تک بُنیں۔ پھر اسکے بعد ایک اُلٹا ۲ دو سیدھے ۔ اور دوسری لائن میں ۲ دو اُلٹے ایک سیدھا بُننا شروع کریں۔ یہانتک کہ معہ باڈر کے ساڑھے پانچ انچ ہو جائے۔ پھر مونڈھے اس طرح شروع کریں کہ سلائی کے شروع اور آخر میں ایک ایک گھر کم کردیں۔ اسی طرح ایک لائن بغیر کم کئے بُنیں۔ اور دُوسری میں پھر ۲ دو گھر کم کردیں یہانتک کہ سلائی پر ۷۲ گھر رہ جائیں۔ پھر ۲۳ لائن تک بُن کر بند کردیں۔ یہ نمبر ۱ کے مطابق جرسی کی پیٹھ

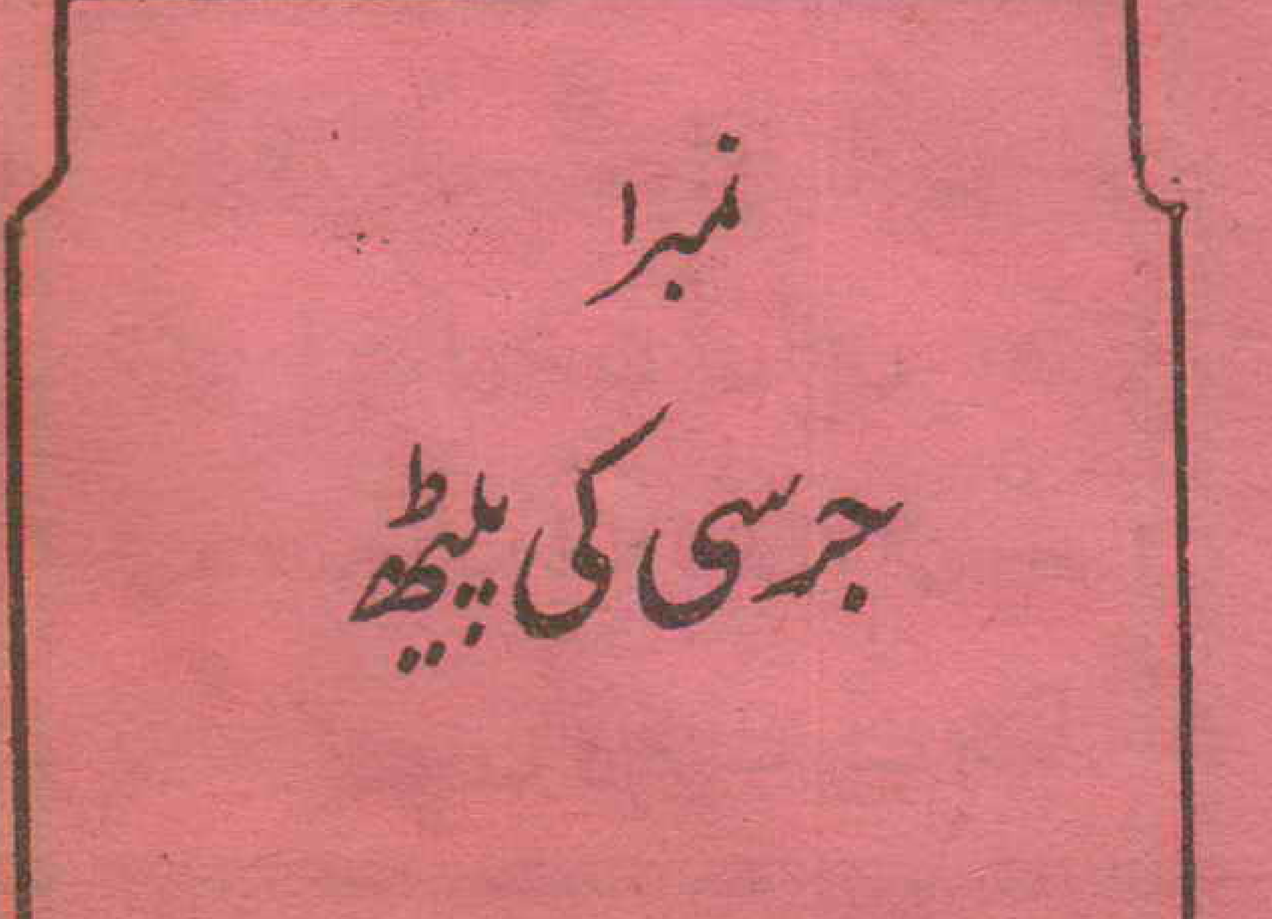

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار ہوگی +

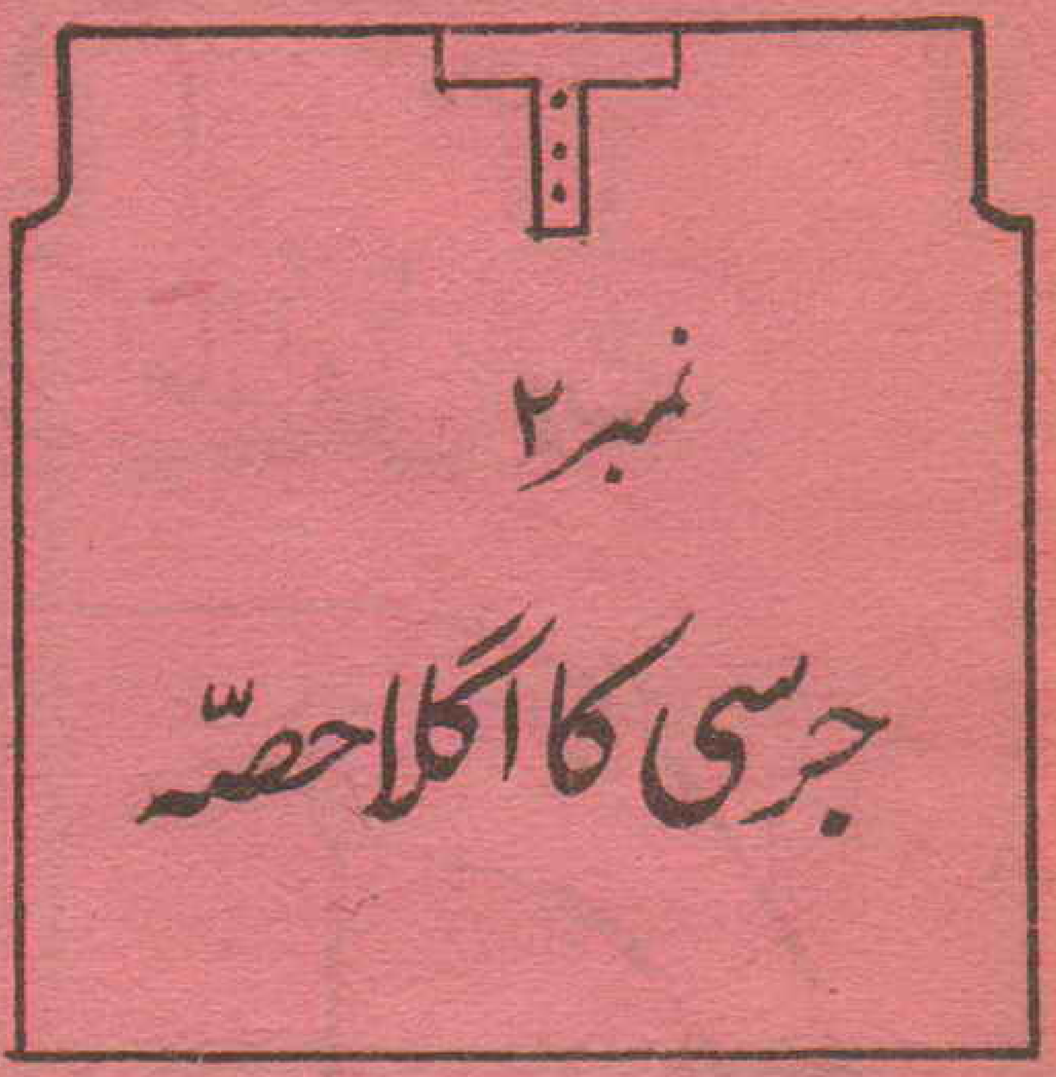

اب جرسی کا اگلا حصہ بھی اسی طرح شروع کریں۔ اور ساڑھے پانچ انچ بُن کر مونڈھے بنائیں۔ اور جب ۷۲ گھر سلائی پر رہ جائیں۔ تو ۳۶ گھر ایک تیسری سوئی پر اُتار لیں۔ اور دوسرے حصہ کے ۳۶ گھروں میں جہاں گریبان بُننا ہے۔ وہاں چار گھر نئے سوئی پر ڈالیں اور ایک پہلوں میں سے لیکر ان پانچ گھروں کو بالکل سیدھا بُن دیں اور باقی ۲۵ کو نمونہ کے مطابق اسی طرح چھ لائن بُن کر ساتویں میں بٹن ہول بنائیں۔ اور وہ اس طرح کہ جو پانچ گھر سیدھے سیدھے بنے گئے ہیں۔ ان میں سے دو گھر بُن لیں۔ اور پھر ایک نیا گھر سوئی پر ڈالیں۔ اور پھر اس نئے گھر کے ساتھ ایک اور گھر ملا کر بُن لیں۔ یہاں پھندا بن جائے گا۔ جسے بعد میں سوئی سے پکا کر لیں۔ بٹن ہول لائن کے بعد گیارہ لائن پہلے کی طرح بُن لیں۔ اور پھر بٹن ہول لائن بنا کر ایک لائن اس کے اوپر بُن کر ۲۴ گھر گریبان کی طرف سے بند کر کے اُتار دیں۔ باقی جو ۱۴ گھر کندھے کی طرف رہ جائیں گے۔ انہیں چار لائن تک بُن کر اتار دیں اور جو ۳۶ گھر تیسری سلائی پر اُتارے ہیں۔ انہیں بھی اسی طرح بن لیں۔ مگر ان میں بٹن ہول لائن نہیں بنے گی۔ اب یہ حصہ نمبر ۲ کیطرح تیار ہو جائے گا +

اب آستین کے لئے سوئی پر ۳۲ گھر ڈالکر ۱۲ لائن دونوں طرف سے سیدھی ہی بُن دیں۔ پھر سات لائن ایک اُلٹا ایک سیدھا بنیں۔ اس کے بعد نمونہ کے مطابق تین لائن یعنی ایک سیدھا، دو اُلٹے۔ دو سیدھے ایک اُلٹا بُن لیں۔ بس اب ہر دو طرف سے ایک ایک گھر بڑھاتی جائیں۔ اور جب ۵۴ گھر ہو جائیں۔ تو دونوں طرف سے تین لائن تک ایک ایک گھر کم کر دیں۔ یہانتک کہ ۴۸ گھر باقی رہ جائیں۔ پھر بند کر کے اُتار لیں۔ آستین ساڑھے آٹھ انچ تیار ہوگی۔

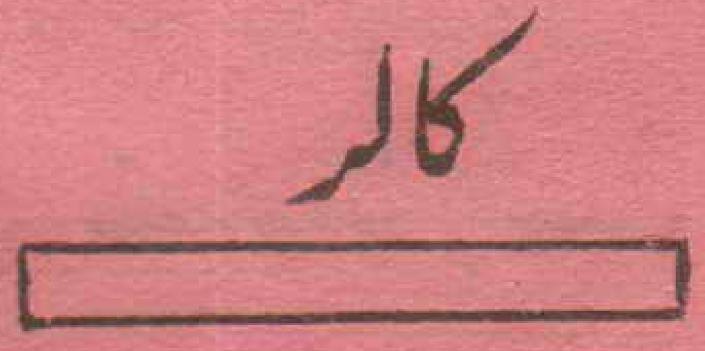

کالر کے لئے ۶۴ گھر ڈال کر ۱۶ لائن تک سیدھا سیدھا بُن کر اتار لیں۔ اور اب سوئی میں اُون ڈال کر تمام حصّوں کو موزون طریق سے سی لیں۔ اور گریبان میں دو چھوٹے بٹن لگا دیں۔ جرسی تیار ہوگئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

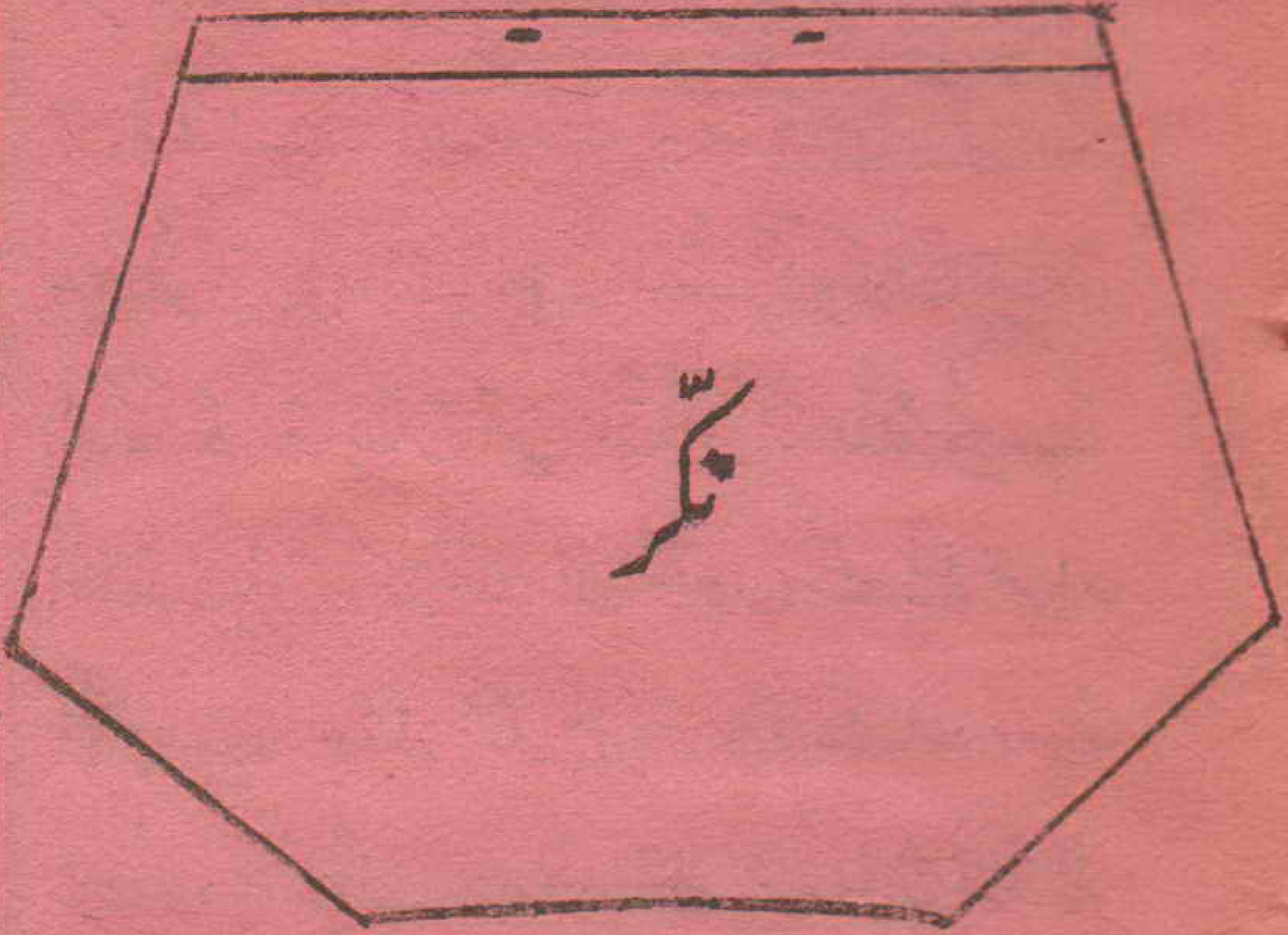

اب نکّر بنانا شروع کریں۔ اور اس کیلئے ۶۶ گھر ڈالیں۔ اور چھ لائن سیدھی بُننے کے بعد ساتویں لائن میں بٹن ہول بنائیں۔ اور بٹن ہول ۱۹ گھر بُن کر بعد میں اس طرح بنائیں۔ کہ دو دو گھر بالکل بند کر کے اتار دیں۔ پھر ۲۷ گھر بُن کر دوسرا بٹن ہول بنائیں۔ اور آخر کے ۱۹ گھر پھر اسی طرح بُن لیں۔ اب دوسری لائن میں جہاں بٹن ہول کے لئے گھر کم تھے۔ وہاں دو دو نئے گھر ڈال کر دو لائن اُوپر اور بُن دیں۔ یہ پیٹی تیار ہو گی۔ اب ایک لائن پوری اُلٹی اور ایک سیدھی بنیں۔ اور جس سلائی کے گھر بنے جا رہے ہوں۔ جب اس کے آخر میں آٹھ گھر رہ جائیں۔ تو انہیں چھوڑ دیں۔ اور لوٹا کر بننا شروع کریں۔ اور اب بھی اسی طرح آٹھ گھر چھوڑ دیں۔ اسی طرح دوسری بار بارہ گھر دونوں طرف سے چھوڑیں۔ پھر ۱۶، ۱۶ غرضیکہ اسی طرح چار چار گھر زیادہ چھوڑتی جائیں۔ یہاں تک کہ ۱۸ گھر باقی بُننے والے رہ جائیں۔ اب ان کو اُلٹے بُن لیں۔ اور پہلے چھوڑے ہوئے گھروں کو بھی ملا کر بننا شروع کر دیں۔ یعنی ایک لائن اُلٹی ایک سیدھی۔ پھر ہر چھٹی لائن میں دونوں طرف سے ایک ایک گھر بڑھائیں۔ یہاں تک کہ ۸۶ گھر ہو جائیں۔ پھر ان کو تین لائن تک بُن کر ہر لائن کے شروع میں چار چار گھر اکٹھے بننے شروع کر دیں۔ جب ۲۶ گھر رہ جائیں۔ تو بند کر دیں۔ اور اسی طرح نکّر کی دوسری طرف بُن لیں۔ اور پھر سی لیں۔ بٹن ہول بھی پکے کر لیں۔ چار بٹن ہول تو نکّر میں بنائے گئے ہیں۔ اب دو دونوں طرف کی سلائی میں سے جگہ چھوڑ کر بنا لیں۔ اور پھر جرسی کے گھیر سے میں آگے پیچھے اور دونوں طرف کی سلائی پر چھ بڑے بٹن ٹانک دیں۔ جرسی پہنا کر نکّر کے بٹن ہول کو جرسی کے بٹنوں میں لگا دیں +

میں نے بھی یہ سوٹ اپنے بھتیجے کے لئے تیار کیا ہے۔ پہنا ہوا بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے +

نوٹ:۔ جرسی کی جس طرف دو دو گھر سیدھے لئے گئے ہیں۔ وہ سیدھی طرف ہو گی۔ نکّر اور جرسی کا نمونہ علیحدہ علیحدہ ہے +

(احمدی بیگم زہرہ قادیان)

اگر آپ مصباح کو ترقی یافتہ صورت میں دیکھنا چاہتی ہیں۔ تو خریداروں کا حلقہ وسیع کریں +

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیظ و غضب کی آگ

ناواجب غصہ ایک قسم کا جنون ہے جس وقت کسی کو آتا ہے۔ اس کی عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور بعض لوگوں کو تو نیک و بد کی بھی کوئی تمیز نہیں رہتی چنانچہ ناواجب غصے کا انجام ہمیشہ پشیمانی ہوتا ہے۔

محترم بہنو! میرے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم چونکہ احمدی ہیں۔ اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ہر بات میں نمونہ بننا چاہیئے۔ تاکہ ہم کو دیکھکر لوگ ہدایت و رہنمائی حاصل کریں۔ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس کو اپنی مرضی کے خلاف باتوں پر غصہ نہ آتا ہو۔ یہ مادہ اللہ تعالےٰ نے سب کے اندر رکھا ہوا ہے۔ مگر اس کو ضبط کرنا اور بے جا غیظ و غضب کی عادت پر قابو پانا بڑی ہمت والوں کا کام ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کا واقعہ ہے۔ کہ بعض صحابہ کسی جگہ بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ جو پہلوان کو بچھاڑے وہ بہادر ہے۔ دوسرا کہتا تھا۔ کہ جو شیر کا مقابلہ کر کے اس کو قابو میں لے آئے وہ زیادہ بہادر ہے۔ اسی اثناء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے زیادہ بہادر وہ ہے۔ جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ اور کوئی بیجا لفظ یا گالی اپنی زبان سے نہ نکالے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ کہ جنت ان متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو دکھ سکھ میں خرچ کرتے۔ اور اپنے غصے کو دبا کر درگزر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو بہت پسند کرتا ہے۔

معزز بہنو! ہم کو چاہیئے۔ کہ جس وقت ہم اپنے اندر غصے کی آگ بھڑکتی دیکھیں۔ فوراً اس کو دبانے کی کوشش کریں۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

(عزیزہ اختر نرگس دینیات درجہ اولیٰ)

بال بڑھانے کا تیل

روغن کنجد،	آملہ خشک،	صندل سفید،
ایک سیر،	پانچ تولہ،	دو تولہ
موتیا،	گل سرخ تازہ	
ایک تولہ،	دو تولہ۔	

ترکیب:۔ پیتل کی صاف دیگچی لیکر اس میں تیل اور دیگر اشیاء ڈال کر چولھے پر چڑھا دو۔ جب تیل پکنے لگے۔ تو دیگچی اتار کر اس تیل کو ٹھنڈا کر کے چھان لیا جائے۔ اور استعمال کیا جائے۔

(سلیمہ عنایت ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب)

اخلاقی اور روحانی مشعلیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زرّیں اقوال

۱۔ بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اسکے گناہوں کا تذکرہ زندہ رہے۔

۲۔ اس دن پر روؤ جو بغیر نیکی کرنے کے گذر جائے۔

۳۔ کفار سے جہاد کرنا جہاد اصغر ہے۔ اور اپنے نفس سے جہاد کرنا جہاد اکبر۔

۴۔ اے دنیا پر فریفتہ انسان! تو دنیا کے سامانوں کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور دنیا تجھے اپنے اندر سے نکال دینے کے لئے مستعد ہے۔

۵۔ علی الصبح مرغانِ سحر کی تجھ سے پہلے بیداری تیرے لئے باعثِ ندامت ہونی چاہیئے۔

۶۔ میرے نزدیک وہ لوگ بہتر نہیں جو دُنیا کو آخرت کے حصول کے لئے ترک کر دیتے ہیں بلکہ بہتر وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں حاصل کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زرّیں اقوال

۱۔ خدا اسپر رحم کرے جو میرے عیوب مجھے بتاتا ہے۔

۲۔ احمق کی دوستی سے بچ کہ گو وہ تیرا بھلا چاہے۔ لیکن پھر بھی تیرے لئے نقصان کا موجب ہو گا۔

۳۔ کسی کے خلق پر اعتماد نہ کر، تاوقتیکہ غصّے کے وقت تُو اس کی آزمائش نہ کرے۔

۴۔ عیوب سے مطلع کرنے والے کو اپنا حقیقی دوست سمجھو۔

۵۔ انسان ضعیف ہے۔ پھر مقام حیرت ہے کہ وہ خداتعالےٰ جو قوی ہے۔ اس کی نافرمانی کیسے کرتا ہے۔

۶۔ آپؓ کی انگوٹھی کے نگینہ میں کندہ تھا۔ کفیٰ بالموتِ وَاعِظًا یا عمر کہ اے عمرؓ موت انسان کے لئے بہترین واعظ ہے۔

۷۔ ظالم کو معاف کرنا مظلوم پر ظلم ہے۔

۸۔ موت سے پہلے نیکی کے لئے زندگی غنیمت جان۔

۹۔ سادگی اختیار کرو۔ کہ نعمتیں ہمیشہ نہیں رہا کرتیں۔

۱۰۔ اپنے نفس کا خود ہی محاسبہ کرتے رہو۔ قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زرّیں اقوال

۱۔ حیرت ہے اسپر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔

۲۔ حیرت ہے اسپر جو دنیا کو فانی سمجھتا ہے۔ اور پھر اس کی رغبت کرتا ہے۔

۳۔ حیرت ہے اسپر جو دوزخ کو حق جان کر پھر گناہ کی طرف راغب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴- حیرت ہے اسپر جو جنت پر ایمان رکھکر دنیائے فانی کا آرام ڈھونڈتا ہے۔

۵- حیرت ہے اسپر جو اللہ کو حق جان کر پھر غیر کا بھروسہ رکھے۔

۶- اے انسان خدا نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ اور تو دوسرے کی طرف راغب ہے۔

۷- جس قدر تو دنیا کو پہچانے گا۔ اسی قدر اس سے بے رغبت ہوگا۔

۸- مومنوں کے لئے دنیا خدا تعالیٰ کی سرائے ہے۔ تُو اپنا توشہ لے اور جو کچھ سرائے میں ہے۔ اس پر نظر نہ کر۔

۹- عمدہ لباس چاہنے والے! کفن کو نہ بھول۔

۱۰- عمدہ مکان کے شیدائی! قبر کے گڑھے کو فراموش نہ کر۔

۱۱- عمدہ غذاؤں کے شیدائی! کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا نہ بھول۔

۱۲- مشقت اور محنت وسعی سے روزی حاصل کرنا بھی جہاد ہے +

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے زرّیں اقوال

۱- سب آرزوئیں پوری نہیں ہوا کرتیں۔

۲- مال، آرزوؤں کو بڑھاتا، اور موت اُمیدوں کی جڑیں کاٹتی ہے۔

۳- گناہوں پر ندامت، گناہوں کو مٹاتی ہے اور نیکی پر تکبّر، نیکی کو برباد کرتا ہے۔

۴- دشمن ایک بھی بہت سمجھو، اور دوست بہت بھی تھوڑے خیال کرو۔

۵- دنیا مسافر خانہ ہے۔ بدبخت ہے وہ جو اسے وطن سمجھے۔

۶- عقلمند وہ ہے، جو غیروں سے عبرت پکڑے، نہ کہ خود عبرت بنے۔

۷- جلدی معاف کرنا شرافت، اور جلدی انتقام لینا کمینگی ہے۔

۸- تیرا مال وہی ہے جو تو نے آگے بھیجا، باقی وارثوں کا ہے۔

۹- اگر تو کسی پر احسان کرے۔ تو چُپ رہ۔ اگر کوئی تجھ پر احسان کرے۔ تو اسے بیان کر۔

۱۰- غیبت سُننے والا کرنے والے کیطرح ہے۔

۱۱- مجھے بیش قیمت موتی جمع کرنے کی بجائے کسی صاحبِ کرم شریف سے تعارف زیادہ پسند ہے۔

۱۲- بیہودہ دل لگی اور مذاق عداوت کا بیج ہے۔

۱۳- جو خود خراب ہوگا، دُوسروں پر بہت بدظنّی کرے گا۔

۱۴- جو اپنی اصلاح نہیں کرتا۔ وہ دُوسروں کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

۱۵- ظالموں سے عذاب الٰہی قریب ہے اور مظلوموں سے نصرت الٰہی قریب تر۔

۱۶- اگر کوئی قدر شناس نہ ملے۔ تو تُو اپنی نیکی کو بند نہ کر۔

۱۷- قابل دوست میسّر نہ آسکے تو نا اہل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دوستی نہ کر۔

۱۸- علم کی خوبی عمل پر ہے۔

۱۹- احسان کی خوبی نہ جتلانے پر ہے۔

۲۰- دنیا ایک جال ہے جس میں نادان پھنستے ہیں۔

۲۱- اگر سوال کا جواب نہ آتا ہو تو لا اعلم (میں نہیں جانتا) کہنا نصف علم ہے۔

۲۲- ہر بات میں ہاں میں ہاں ملانا منافقت اور ہر بات کی مخالفت باعثِ عداوت ہے۔

۲۳- بہترین بخشش وہ ہے جو سوال سے پہلے کی جائے۔

۲۴- بہترین واعظ قبرستان ہے۔

۲۵- جب کسی احسان کا بدلہ دینے سے تیرے ہاتھ قاصر ہوں۔ تو زبان سے اس کا شکریہ ضرور ادا کر۔ کہ جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا۔ وہ خدا کا بھی ناشکرگذار ہوگا۔

حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زرّیں اقوال

۱- شکستہ قبروں میں غور و فکر کی نظر دوڑاؤ۔ کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

۲- سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ساتھی ہیں۔

۳- وعظ خالصۃً للہ کر، ورنہ تیرا گونگا پن بہتر ہے۔

۴- جب تک تیرے اندر غصہ اور فخر موجود ہے۔ تُو اپنے تئیں اہلِ علم میں شمار نہ کر۔

۵- اوروں پر نیک گمان رکھ، اور اپنے نفس پر بدگمان رکھ۔

۶- جس نے مخلوق سے کچھ مانگا۔ وہ خالق کے در سے اندھا ہے۔

۷- تجھ جیسے ہزاروں کو دُنیا نے موٹا کیا اور پھر نگل گئی۔

۸- جوانی پر بھروسہ نہ کر، کہ تیری جوانی تجھ سے واپس لے لی جائے گی۔

۹- خدا سے اتنا تو شرما جتنا کسی دیندار پڑوسی سے شرماتا ہے۔

۱۰- جب تُو چُھپ کر گناہ کرتا ہے۔ تو خدا کہتا ہے۔ کہ مجھے تُو نے سب سے کمتر سمجھا۔ جو مجھ سے شرم نہ کی۔

۱۱- مومن جتنا بوڑھا ہو- اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے۔

۱۲- عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی تعریف کی اُمید نہ ہو۔

۱۳- جاگ، اُٹھ، خدا تجھ پر رحم کرے۔ دنیا ایک ساعت کا کھیل ہے۔ آنکھیں کھول کہ مؤاخذہ کا دن قریب ہے۔ کیا عجب کہ کل کا دن ایسی حالت میں آجائے کہ تُو سطح زمین سے غائب قبر میں موجود ہو۔

شہزادی (اہلیہ چوہدری محمد ملک خان صاحب [illegible] ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخی واقعات

پولینڈ

پولینڈ کا رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ یعنی پنجاب کے رقبہ سے ڈیڑھ گنا۔ آبادی کے لحاظ سے بھی پولینڈ اور پنجاب میں دو اور تین کی نسبت ہے۔ پولینڈ کی آبادی تین کروڑ پچاس لاکھ ہے۔ اور پنجاب کی دو کروڑ پینتیس لاکھ۔ پولینڈ کے ایک مربع میل میں دو سَو چودہ ۲۱۴ آدمی رہتے ہیں۔ یورپ میں رُوس کو نکال کر پولینڈ آبادی کے لحاظ سے پانچویں درجے پر ہے۔ پولینڈ کے بعض حصوں میں چھوٹی چھوٹی کم اونچائی کی پہاڑیاں پائی جاتی ہیں۔ جس طرح پنجاب میں راولپنڈی۔ جہلم اور ہوشیارپور کے ضلعوں میں پائی جاتی ہیں۔ پنجابیوں کی طرح پولینڈ کے لوگ بھی زیادہ تر زراعت پیشہ ہیں۔ اور ان کا پیشہ لکڑی کاٹنا اور ملاحی کرنا ہے۔

۱۴۱۰ء اور ۱۴۶۶ء میں پولینڈ والوں نے جرمنیوں سے لڑائی کی۔ اور جرمنی کو شکست دے کر ڈینزیگ کے علاقہ کے مالک بن گئے۔ اور ایک اور علاقہ بھی اپنے قبضہ میں کیا۔ جسکو پولش کاریڈور کہتے ہیں۔ اٹھارہویں صدی تک یہ علاقے پولینڈ کے پاس ہی رہے۔ لیکن پھر جرمن آسٹریا۔ اور روس نے پول والوں کے خلاف لڑائی کی۔ اور اس صدی میں مختلف وقتوں پر ان تینوں سلطنتوں نے پولینڈ کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ پولینڈ بطور خود مختار سٹیٹ کے یورپ کے نقشے سے مٹ گیا۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ ماتحتی میں رہنے کے بعد پھر پولوں نے آزادی کیلئے کوشش کی اور جنگ عظیم میں جب جرمن کو شکست ہوگئی اور آسٹریا کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ تو معاہدہ وارسائی کے رُو سے پوموز کا صُوبہ جس کو جرمن پولش کاریڈور کہتے ہیں۔ اور جس میں خالص پولش آبادی ہے۔ پولینڈ کو واپس دے دیا گیا۔ اس سے اس کو بالٹک میں راستہ مل گیا۔ جس سے اس کی تجارت پر بہت اچھا اثر پڑا۔ پولینڈ کے لئے ایک بندرگاہ اس کی خوش حالی کے لئے بہت ضروری تھی۔ ڈینزیگ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ جس میں زیادہ تر جرمنوں کی آبادی تھی۔ معاہدہ وارسائی کے رُو سے ایک آزاد شہر بنا دیا گیا۔ اور اس شہر کو پولش کسٹم کے ماتحت رکھا گیا۔ اور پولینڈ کو اس کی حفاظت کا ضامن بنایا گیا۔

جنگ عظیم کے بعد جرمنی نے پھر آہستہ آہستہ سر اٹھانا شروع کیا۔ اور جب ہٹلر برسرِاقتدار ہوُا۔ تو اس نے اپنے کھوئے ہوُئے علاقوں کو دوبارہ لینے کی کوشش شروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردی۔ پہلے فرانس سے ستار کا علاقہ لیا۔ پھر آسٹریا لیا۔ پھر زیکوسلواکیہ کا کچھ حصہ لیا۔ اسکے بعد اس کی نگاہیں ڈینزگ اور کاریڈور پر اٹھیں۔ ڈینزگ اور کاریڈور پر حملہ کرنے سے پہلے وہاں زبردست پراپیگنڈا کیا گیا۔ جرمنوں پر ظلم و ستم کی جھوٹی اور مبالغہ آمیز کہانیاں سرکاری طور پر نشر ہونے لگیں۔ اور پولینڈ کو نہایت تحکم سے یہ علاقے واپس دینے کے لئے کہا گیا۔ جس کا اس نے انکار کر دیا۔ آخر کار ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد جو حال ہوا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پولینڈ پر نہایت بُری طرح بم برسائے گئے۔ اس کی عمارتوں کو آگ لگائی گئی۔ اور صرف اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سول آبادی کو بھی بُری طرح ہلاک کیا گیا۔ چنانچہ آج پھر پولینڈ کا نام یورپ کے نقشہ سے مٹ چکا ہے ؂

(امۃ الرشید بنیات درجہ ثالثہ)

ایک غمزدہ کی عید

اگرچہ عید ایک پیام تسکین ہے۔ اور باعثِ فرحت و سرور۔ لیکن امن و تسکین کا پیام وہی دل قبول کر سکتے ہیں۔ جو اطمینان کی دولت سے مالا مال ہوں۔ اور گو ہلالِ عید دنیائے اسلام کیلئے بلاتخصیص امیر و غریب نوید شادمانی لے کر نمودار ہوتا ہے۔ اور اس کی دید سے ہر ادنےٰ و اعلیٰ راحت محسوس کرتا ہے۔ مگر اطمینانِ قلب کے بغیر لطف و انبساط دو بے معنی الفاظ ہیں۔

دنیا کی نعمتوں میں سے عزیز و اقرباء اور دوست و احباب بہترین نعمتیں ہیں۔ اسی لئے قرابت داروں اور ہم جلیسوں کے ساتھ ملنے کا نام عید ہے۔ اور جو پاس نہ ہوں۔ اور نہ مل سکتے ہوں۔ ان کے لئے دنیا میں ڈاک کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر آہ میں اس سے محروم ہوں۔ کیونکہ میری جانِ تمنا ہمشیرہ امۃ المنان ایسی جگہ چلی گئی جہاں کوئی ڈاک نہیں جاتی۔

اُف! ہلالِ عید کو دیکھکر تمام عالم میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور سب ایک دوسرے سے ملنے کی امید میں شاداں نظر آنے لگے۔ یا دُور اُفتادہ عزیزوں کے نام تحائف بھیجنے میں مصروف ہوئے۔ یا پھر تہنیت ناموں کے وصول کرنے کے لئے چشم براہ ہوگئے۔ غرض لوگوں کے دلوں میں تمناؤں کی ایک دنیا مسرتوں کا ایک جہان، اور خوشیوں کا ایک عالم آباد ہوگیا۔ مگر آہ! میرا دل حسرتوں کا مزار، ارمانوں کا مدفن، اور اندوہ و یاس کا گھر بن گیا۔ کیونکہ میری تمام دُنیاوی مسرتیں اسی ذات سے وابستہ تھیں۔ جو ہزاروں من مٹی کے نیچے سو گئی ؂

(نصیرہ نزہت دینیات کلاس درجہ ثانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتِ عامہ

۱۔ رُوس اور مانچوکو کی سرحد کو ٹیلیفون کے ذریعہ ملانے کی جو تجویز زیرِ غور تھی۔ اب اسے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ یہ ٹیلیفون دنیا کا سب سے بڑا اور طویل ٹیلیفون ہوگا۔ اس کے تار چھ ہزار میل لمبے ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ چھ ماہ تک ٹیلیفون کے تار وغیرہ نصب کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس ٹیلیفون کے ذریعہ پانچ ممالک ایک دوسرے سے متحد ہو جائیں گے۔

۲۔ کراچی کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے سندھ گورنمنٹ نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس پر دس ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ یہ اخراجات حکومت خود برداشت کرے گی۔

۳۔ پنجاب اسمبلی میں ایک غیر سرکاری بل پاس ہوا۔ جس کا مقصد قانون مزارعان میں اس طرح ترمیم کرنا تھا۔ کہ کسی موروثی مزارع کی وفات کے بعد اس کی بیوہ جو بچوں کی ماں ہو۔ محتاج نہ ہو جائے۔

۴۔ حکومت بڑودہ نے ناخواندگی کو دُور کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی رقم مخصوص کی ہے۔ اس میں سے نصف پسماندہ قوم کیلئے مخصوص کیجائیگی۔

۵۔ جالینوس کی پیدائش ۱۲۰ء میں ایشیائے کوچک کے مقام گوسس میں ہوئی۔ یہ پہلا حکیم تھا۔ جس نے مریض کی نبض سے اس کی صحت کا حال معلوم کیا۔

۶۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر ہندوستانی تمباکو کی پانچ سالہ پیداوار کا تین مربع فٹ میں انبار لگایا جائے۔ تو اس کی بلندی کوہ ہمالیہ کی چوٹی کے برابر ہو جائے۔

۷۔ دنیا کا سب سے پہلا اخبار انگلستان میں ۱۶۲۲ء میں جاری ہوا۔ ہندوستان میں جو پہلا اخبار جاری ہوا۔ اس کا نام بنگال گزٹ تھا۔ زمانۂ حال میں ہندوستان میں دو ہزار اخبار و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ ان کی کثرت صوبہ بنگال میں سب سے زیادہ ہے۔

۸۔ ۱۶۱۱ء میں بائبل کا سب سے پہلے انگریزی میں ترجمہ ہوا۔

۹۔ ریڈیم دُنیا کی سب سے زیادہ نایاب اور مہنگی چیزوں میں سے ہے۔

۱۰۔ سوویٹ رُوس نے ایک نئی عمارت کا نقشہ طیار کیا ہے۔ جو لینن کی یادگار میں بنائی جائے گی۔ یہ عمارت مکمل ہو جانے کے بعد دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے اونچی عمارت ہوگی۔ آج دنیا کی بلند ترین عمارت امپائر سٹیٹ بلڈنگ (نیویارک) ہے۔ جسکی اُونچائی ساڑھے بارہ سو فٹ ہے۔ لیکن رُوسی عمارت کی اونچائی ایک ہزار تین سو ستر فٹ ہوگی۔ اس عمارت میں چھ ہزار کمرے ہونگے۔ جنمیں بیک وقت چالیس ہزار آدمی سما سکینگے۔ ایک ہال اتنا وسیع ہوگا۔ کہ اس میں اکیس ہزار آدمی سما سکینگے۔ اس عمارت کے بیرونی حصے میں سنگِ سُرخ اور سنگِ مرمر لگایا جائیگا۔

(محمودہ ثروت)

بزم مصباح

۱- جیسا کہ مصباحی بہنوں کو علم ہے محترمہ امتہ السلام صاحبہ اشاعت مصباح سوسائیٹی کی سکرٹری تھیں۔ مگر چونکہ وہ کچھ عرصہ کے لئے باہر گئی ہوئی ہیں۔ اور کام کو باقاعدگی کے ساتھ چلانے کے لئے مرکز میں سکرٹری کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اس لئے اب نیا انتخاب کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق محترمہ محمودہ ثروت صاحبہ کو سکرٹری۔ اور خاکسار کو اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سوسائیٹی نے بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ سابق سکرٹری صاحبہ نے گزشتہ عرصہ میں جس محنت سے کام کیا۔ وہ سوسائیٹی کی ممبرات کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ہم اُمید کرتی ہیں۔ کہ ہماری نئی سکرٹری صاحبہ بھی پُوری محنت سے کام کریں گی ٭

(نصیرہ نزہت اسسٹنٹ سکرٹری)

۲- مجھے ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں اُونی کام کے نمونے ہوں۔ کتاب میں ترکیبیں آسان لکھی ہوں۔ اگر کسی بہن کو ایسی کتاب کا علم ہو۔ تو مطلع فرمائیں ٭ (ثریا بیگم)

۳- اشتہاروں میں عام طور پر گیسو دراز تیل کا اشتہار چھپتا ہے۔ اگر کسی بہن نے اس کا استعمال کیا ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ کہ آیا وہ مفید ہے، یا نہیں۔ نیز مصباح میں بیوٹرین کا اشتہار چھپتا ہے۔ اس کا استعمال بھی اگر کسی بہن نے کیا ہو تو تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کیسی ہے ٭ (نور جہاں)

۴- سنگر مشین سے بیل بوٹے بنانے کے متعلق ایک بہن نے دریافت فرمایا تھا۔ سو گذارش ہے۔ کہ یہ کام ایک قسم کے پُرزہ سے کیا جاتا ہے۔ جو بڑے شہروں سے چھ آنہ قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ کام پریکٹس کے ذریعہ صفائی سے ہوتا ہے۔ آپ نے جس بہن کا کام دیکھا ہوگا۔ اس کی وہ پہلی کوشش ہوگی۔ ورنہ اس پُرزے سے بہت خوبصورت بیل بوٹے بن سکتے ہیں۔ صرف محنت درکار ہے۔

۵- پینٹنگ کے کام کے لئے صرف پٹرول ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو موزون ہے۔ دوسرے تیل استعمال کرنے سے کپڑے پر پھیل جاتے ہیں ٭

(مبارکہ قمر سیالکوٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے خریداران مصباح کو اطلاع

ذیل میں قادیان کی جن خواتین کے اسماء گرامی درج کئے گئے ہیں - ان کو واضح ہو - کہ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے - اور ان کے نام کے سامنے وہ مہینہ لکھدیا گیا ہے - جس میں ان کے چندہ کی میعاد ختم ہوئی - مہربانی فرما کر اسی مہینہ میں اپنا اپنا چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں - اشاعت مصباح سوسائٹی کی ممبرات کا نام بھی اگر اس فہرست میں ہو - تو انہیں اولین فرصت میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے - اور نہ صرف اپنا چندہ ادا کرنا چاہیئے - بلکہ گھر بہ گھر پھر کر دوسروں سے بھی چندہ وصول کرنا چاہیئے ؛

(مینجر)

۱۰ - اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دسمبر ۳۸ء
۲۱ - اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب دسمبر ۳۸ء
۳۳ - زینب بی بی صاحبہ اہلیہ پیر مظہر قیوم صاحب دسمبر ۳۸ء
۸۳ - اہلیہ صاحبہ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی مئی ۳۸ء
۱۱۵ - بیگم صاحبہ چوہدری ابوالہاشم خانصاحب - دسمبر ۳۸ء
۱۴۱ - صادقہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبد اللطیف صاحب دار الرحمت مئی ۳۷ء
۱۴۲ - اے آر نسیم بنت خورشید خانصاحب سٹیشن ماسٹر نومبر ۳۸ء
۱۶۹ - طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب جولائی ۳۹ء
۱۷۰ - سیدہ ثروت آرا صاحبہ بنت سید انعام اللہ شاہ صاحب ״
۱۷۱ - طاہرہ بیگم صاحبہ بنت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ״
۱۷۲ - امۃ الحمید بیگم صاحبہ بنت میاں غلام حسین صاحب اوورسیر مارچ ۳۹ء
۱۷۳ - آمنہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب جولائی ۳۸ء
۱۷۴ - امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب جولائی ۳۹ء
۱۷۵ - قانتہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبد المغنی خان صاحب ״
۱۷۶ - نظیر فاطمہ صاحبہ بنت ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب جولائی ۳۸ء
۱۷۸ - سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ״
۱۸۱ - اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور حسین صاحب - دسمبر ۳۸ء
۱۸۵ - بنت میاں روشن الدین صاحب - اگست ۳۹ء
۱۸۶ - اختر بیگم صاحبہ بنت ملک عزیز احمد صاحب جنوری ۳۹ء
۱۹۰ - طاہرہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد عبد اللہ خان صاحب جولائی ۳۹ء
۱۹۱ - امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب جون ۳۹ء
۲۱۷ - سعیدہ خانم اہلیہ ملک حبیب حسن صاحب - اگست ۳۹ء
۲۲۲ - مسعودہ بیگم صاحبہ بنت مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم ״
۲۲۳ - سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مرزا اسلام اللہ صاحب جنوری ۳۹ء
۲۲۴ - طیبہ خاتون صاحبہ بنت چوہدری ابوالہاشم خان صاحب اگست ۳۹ء
۲۲۵ - امۃ الرشید صاحبہ بنت مرزا محمد شفیع صاحب ״
۲۲۶ - امۃ اللطیف صاحبہ بنت سید محمد لطیف صاحب اگست ۳۸ء
۲۲۸ - نصیرہ بیگم صاحبہ نزہت بنت ماسٹر مولا بخش صاحب اگست ۳۹ء
۲۲۹ - محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب ״
۲۳۴ - ہاجرہ بیگم صاحبہ درد ״
۲۴۰ - فاطمہ خانم صاحبہ معرفت چوہدری غلام حسین صاحب ستمبر ۳۹ء
۲۴۲ - آمنہ خاتون صاحبہ معرفت چوہدری ابوالہاشم خانصاحب ״
۲۵۴ - مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب رشید منزل اکتوبر ۳۹ء
۲۵۷ - سکینہ اختر صاحبہ معرفت ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب - ۳۸ء
۲۶۰ - مبارکہ شوکت صاحبہ بنت مولوی فرزند علی خان صاحب اکتوبر ۳۹ء
۲۶۲ - اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احمد صاحب اکتوبر ۳۸ء
۲۶۷ - الطاف فاطمہ صاحبہ معرفت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نومبر ۳۹ء
۲۶۹ - پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ دار العلوم - نومبر ۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷۱ - زبیدہ بیگم صاحبہ سیٹھی کرم الٰہی صاحب دار العلوم نومبر ۳۹ء

۲۷۶ - امتہ الحفیظ صاحبہ اکبر منزل - نومبر ۳۹ء

۲۷۷ - اختر اسلام صاحبہ " "

۲۷۸ - امتہ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری حاکم الدین صاحب نومبر ۳۸ء

۲۸۲ - مبارکہ قمر صاحبہ نیاز منزل - نومبر ۳۹ء

۲۸۳ - سکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ دار العلوم " ۳۸ء

۲۸۴ - امتہ الرشید صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی کاتب دسمبر ۳۸ء

۲۸۶ - اہلیہ صاحبہ بابو محمد حنیف صاحب جون ۳۹ء

۲۸۷ - ناصرہ بیگم صاحبہ معرفت شیخ عبد القادر صاحب مٹی ۳۹ء

۲۸۸ - سلیمہ بیگم صاحبہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور "

۳۱۱ - سکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ دار البرکات جولائی ۳۹ء

۳۱۲ - اہلیہ صاحبہ حکیم نظام جان صاحب - فروری ۳۹ء

۳۲۱ - مسز فضل الرحمٰن صاحب چغتائی " "

۳۲۵ - طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام حیدر صاحب ستمبر ۳۹ء

۳۲۷ - صفیہ بیگم صاحبہ بر مکان نور محمد صاحب اورسیر فروری ۳۹ء

۳۲۸ - عائشہ بیگم صاحبہ بنت مستری مہر اللہ صاحب "

۳۵۷ - صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب بی۔اے۔ اگست ۳۹ء

۳۵۵ - سلیمہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اکتوبر ۳۹ء

۳۶۶ - شاکرہ خاتون صاحبہ بنت صوبیدار لال محمد صاحب "

۳۸۴ - امتہ الرشید صاحبہ بنت مولوی چراغ الدین صاحب دار الرحمت نومبر ۳۹ء

۳۸۶ - فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الکریم صاحب اگست ۳۹ء

۳۹۴ - اہلیہ صاحبہ مفتی محمد صادق صاحب، جولائی ۳۹ء

۴۰۹ - سارہ نسیم صاحبہ ہاجرہ منزل - اکتوبر ۳۹ء

۴۱۰ - صادقہ خاتون صاحبہ معرفت ملک حسن محمد صاحب "

۴۱۱ - ایم۔ اے رشید صاحب معرفت مرزا برکت علی صاحب "

۴۱۲ - خورشیدہ سلطانہ صاحبہ بنت مولوی فضل الدین صاحب "

خریداران مصباح جن کے نام وی پی ہونگے

مصباح کے مندرجہ ذیل خریدار نوٹ فرمالیں کہ چونکہ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے دسمبر کا پرچہ انکے نام بذریعہ وی پی ارسال کیا جائیگا۔ جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ بہتر ہو کہ وہ خود ہی اپنا چندہ ارسال فرمادیں یا ہمیں اطلاع دیں۔ کہ وہ کس وقت چندہ ادا کرینگے۔ جو احباب نہ رسالہ کی قیمت ادا کرینگے۔ اور نہ ہمیں چندہ کی ادائیگی کی میعاد مقرر کر کے وی پی روکنے کی اطلاع دینگے، ان کے نام وی پی کئے جائینگے۔ امید ہے۔ کہ تمام خریدار احباب وصول کر کے ہمیں ممنون فرمائیں گے ۔ (مینجر)

۱ - محمد رفیق صاحب - اکتوبر ۳۸ء

۲ - قاضی محمد شریف صاحب - دسمبر ۳۸ء

۵ - بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب "

۱۱ - استانی برکت بی بی صاحبہ " "

۱۲ - خالدہ صاحبہ - " "

۱۳ - اہلیہ صاحبہ محمد یونس صاحب - دسمبر ۳۸ء

۱۶ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب - " "

۱۷ - چوہدری عبد المالک صاحب - " "

۱۸ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب - " "

۲۰ - عبد القادر صاحب - " "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴- سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب - دسمبر ۳۸ء

۲۵- خیر الدین صاحب - " "

۲۶- محمد اکرم خان صاحب درانی " "

۳۰- سید فضیلت السلام صاحبہ " "

۳۴- ام الفیض ماجدہ خاتون صاحبہ " "

۳۷- سید محمد حسین شاہ صاحب " "

۴۱- نظیرن بیگم رفیقن بیگم صاحبہ " "

۵۳- مرزا محمد علی بیگ صاحب ستمبر ۳۸ء

۵۴- ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب اکتوبر ۳۸ء

۵۵- ملک حبیب اللہ خاں صاحب دسمبر ۳۸ء

۵۷- سیٹھ الہ جوایا ظہور احمد صاحب - " "

۶۱- اے - جی ناصر صاحب - " "

۶۴- اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب اکتوبر ۳۸ء

۶۶- اہل پردہ کلاں دسمبر ۳۸ء

۶۹- رسالدار میجر محمد یعقوب خانصاحب " "

۷۲- سید فیاض حیدر صاحب - اکتوبر ۳۸ء

۷۳- سکینہ بی بی صاحبہ - دسمبر ۳۸ء

۷۶- الہ رکھی صاحبہ - " "

۸۱- ہمشیرہ صاحبہ گلزار احمد صاحب مئی ۳۸ء

۸۴- ڈاکٹر لال الدین صاحب - دسمبر ۳۸ء

۸۶- ڈاکٹر محمد عمر صاحب - " "

۹۳- بخانہ شیخ محمد حسین صاحب " ۳۹ء

۱۱۲- قمر الدین صاحب - " "

۱۱۸- مولوی دلپذیر صاحب - " "

۱۲۳- میاں محمود احمد صاحب - " "

۱۲۵- حمیدہ خاتون صاحبہ - دسمبر ۳۹ء

۱۳۴- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد خاں صاحب " "

۱۳۸- گلزار فاطمہ صاحبہ مارچ ۳۸ء

۱۵۶- زینب بیگم صاحبہ اکتوبر "

۱۵۷- میاں محمد سلطان صاحب دسمبر ۳۹ء

۱۵۸- عزیزہ صاحبہ - " "

۱۶۲- اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالحق صاحب " "

۱۶۳- اہلیہ صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب - نومبر ۳۸ء

۲۰۶- میاں محمد ناصر صاحب - دسمبر ۳۸ء

۲۰۹- امۃ القدیر صاحبہ - نومبر "

۲۱۵- سیٹھ صدیق احمد صاحب دسمبر "

۲۴۹- حمیدہ بیگم صاحبہ - ستمبر "

۲۵۹- قریشی عبداللطیف صاحب - اکتوبر "

۲۶۶- اے - ایچ شفقت صاحبہ - " "

۲۶۸- امۃ اللطیف صاحبہ معصوم - نومبر "

۲۷۴- اہلیہ صاحبہ حکیم فیروز الدین صاحب " "

۲۸۰- پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ " "

۲۸۹- سلیمہ بیگم صاحبہ - دسمبر "

ملکِ علم کی تسخیر

بڑھ تو بھی ملکِ علم کی تسخیر کے لئے
قبضے میں اسکو لانے کی تدبیر کے لئے
غنچے کی طرح چپ ہے تجھے کیوں لگی ہوئی
لب تو بھی اپنے کھول دے تقریر کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے خریداران مصباح سے گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ اس موقعہ پر دُور و نزدیک سے ہزارہا مرد اور عورتیں تشریف لائیں گی۔ مصباح کے مندرجہ ذیل خریداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرماکر اپنا اپنا بقایا صاف کردیں۔ اور چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اگر اس وقت کوئی امر مانع ہو تو جلسہ سالانہ پر ہر خریدار کو اپنا بقایا صاف کرکے آئندہ کی رقم پیشگی ادا کرنی چاہیئے۔ تمام خریدار احباب اپنا اپنا نام نوٹ فرمالیں۔ اور ادائیگی چندہ کی طرف توجہ فرماکر ممنون فرمائیں۔ (مینجر)

۴۰- اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب، فروری ۳۹ء
۴۲- محمد شفیع صاحب اوورسیر - مارچ ″
۴۵- اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب، جون ″
۴۷- راجہ محمد سمیع اللہ صاحب - اگست ″
۴۸- اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یوسف صاحب مارچ ″
۴۹- والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان صاحب، مئی ″
۵۰- بیگم حفیظ صاحب - جولائی ″
۵۸- ہمشیرہ صاحبہ احیاء الدین صاحب، جون ″
۵۹- منشی محمد ظہیر الدین صاحب - فروری ″
۶۰- صالحہ بیگم صاحبہ - مارچ ″
۶۷- اہلیہ صاحبہ ملک صاحب خان صاحب نون - فروری ″
۶۸- ڈاکٹر اے عزیز صاحب اخوند - اپریل ″
۷۰- اہلیہ صاحبہ خانصاحب چوہدری محمد سعید خانصاحب، فروری ″
۷۵- محل نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب - جنوری ″
۷۷- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد القیوم صاحب ″
۸۲- مرزا دلاور علی بیگ صاحب - جون ″
۸۷- محمودہ بیگم صاحبہ - مارچ ″
۸۹- سیدہ اختر النساء بیگم صاحبہ، جون ″
۹۰- جمعدار فیروز الدین صاحب، اگست ″

۹۱- سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ - اگست ۳۹ء
۹۵- اہلیہ صاحبہ الیس نصیر احمد صاحب، جنوری ″
۹۸- یگانہ سید گلزار احمد صاحب، اپریل ″
۱۰۰- چوہدری مقصود علی صاحب، مئی ″
۱۰۱- کلثوم بیگم صاحبہ - اپریل ″
۱۰۳- مہر النساء بیگم صاحبہ - ستمبر ″
۱۰۴- عزیزہ بیگم صاحبہ - جنوری ″
۱۰۷- رشیدہ بیگم صاحبہ - اپریل ″
۱۰۸- زینت آرا بیگم صاحبہ - مارچ ″
۱۱۰- سکینہ بی بی صاحبہ - اگست ″
۱۱۱- بابو عبد الشکور صاحب - جون ″
۱۱۳- محمد مظفر الدین صاحب - جولائی ″
۱۱۹- ظہورہ بیگم صاحبہ - مئی ″
۱۲۱- اے - آر صوفی صاحب، جولائی ″
۱۲۶- نور الٰہی بیگم صاحبہ - اگست ″
۱۲۸- اہلیہ صاحبہ محمد کرامت اللہ صاحب - فروری ″
۱۳۱- ہمشیرہ صاحبہ عبد الشکور صاحب معرفت سیٹھ الہ جوایا صاحب - اگست ″

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳۳ - میاں پیر محمد محمد ابراہیم صاحبان - اپریل ۳۹ء
۱۴۱ - رحمت بی بی صاحبہ - مارچ "
۱۴۳ - امۃ الرحمٰن صاحبہ - مئی "
۱۴۵ - مسز بشیر احمد صاحب چغتائی - جولائی "
۱۴۸ - حسین بیگم صاحبہ ام اشرف - فروری "
۱۴۹ - بخانہ سید محمد موہن صاحب - مارچ "
۱۵۵ - اہلیہ صاحبہ میر نصر اللہ خاں صاحب - اپریل "
۱۵۹ - سارہ بیگم صاحبہ - جنوری "
۱۶۴ - جناب ملک فضل حسین خاں صاحب - مارچ "
۱۶۶ - بلقیس جمال بیگم صاحبہ - جون "
۱۶۷ - ناصرہ خاتون صاحبہ - اگست "
۱۶۸ - فضیلت جہاں بیگم صاحبہ - جنوری "
۱۸۰ - چوہدری رب نواز خاں صاحب - جولائی "
۲۰۵ - نصیرہ بیگم صاحبہ " "
۲۰۸ - مریم بیگم صاحبہ - دسمبر "
۲۱۴ - اہلیہ صاحبہ منشی عبدالحمید صاحب " "
۲۲۰ - اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب جولائی "
۲۳۱ - فرخندہ اختر صاحبہ بنت شیر محمد صاحب ٹیلر ماسٹر } مارچ "
۲۳۳ - مسز محمد رفیق صاحب - جنوری "
۲۳۵ - زبیدہ خاتون صاحبہ - اگست "
۲۳۶ - سردار فضل حق خان صاحب جولائی "
۲۳۸ - مسز ایف، آر اسلم صاحب - ستمبر "
۲۳۹ - اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب " "

۲۴۳ - مومنہ رحمٰن صاحبہ - ستمبر ۳۹ء
۲۴۵ - بلقیس جہاں بیگم صاحبہ - " "
۲۴۷ - عظیمہ صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ جنوری "
۲۵۰ - والدہ صاحبہ میر نور احمد خاں صاحب اکتوبر "
۲۵۱ - ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب - " "
۲۵۲ - بیگم صاحبہ حکیم سردار محمد صاحب " "
۲۵۶ - امۃ اللطیف صاحبہ - مارچ "
۲۵۸ - ام افتخار احمد صاحب - " "
۲۶۱ - مبارکہ شمیم صاحبہ - اکتوبر "
۲۶۳ - حمیدہ بیگم صاحبہ - مئی "
۲۷۰ - اے، کیو شفقت صاحبہ - نومبر "
۲۷۳ - بیگم صاحبہ ایم ملک تسنیم صاحب - جنوری "
۲۷۹ - امۃ الہادی صاحبہ - نومبر "
۲۸۱ - بیگم صاحبہ کیپٹن محمد عطاء اللہ صاحب - " "
۲۹۰ - چوہدری نواب خانصاحب باجوہ - دسمبر "
۲۴۰ - چوہدری عبداللہ خاں صاحب - مارچ "
۲۹۴ - عطاء اللہ خاں صاحب - " "
۲۹۵ - صفیہ بیگم صاحبہ - دسمبر "
۲۹۶ - اہلیہ صاحبہ پیر شیر عالم صاحب جون "
۲۹۷ - قریشی عبدالحق صاحب - " "
۲۹۸ - ملک عبدالرحیم صاحب اورسیر دسمبر "
۲۹۹ - ڈاکٹر نور احمد صاحب - " "
۳۰۰ - عطیہ سمیع بیگم صاحبہ - مئی "
۳۰۱ - اہلیہ چوہدری اللہ بخش صاحب دسمبر "
۳۰۲ - محمد یوسف صاحب - جون "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰۳ - مسعودہ اختر صاحبہ - دسمبر ۳۹ء
۳۰۴ - سیکنڈ معلمہ خ - ب صاحبہ " "
۳۰۵ - آمنہ قطب الدین صاحب جون "
۳۰۶ - امۃ العزیز صاحبہ شمیم - جنوری "
۳۰۸ - محترمہ ریحانہ صاحبہ بنت ظریف صاحب - فروری "
۳۰۹ - عائشہ صدیقہ صاحبہ - " "
۳۱۰ - صفیہ بیگم صاحبہ - " "
۳۱۴ - مس ظہور احمد صاحب - " "
۳۱۵ - مس محمد اسحاق صاحب - جنوری "
۳۱۶ - مس ضیاء اللہ صاحب - " "
۳۱۷ - قمر النساء بیگم صاحبہ - دسمبر "
۳۱۸ - سردار بیگم صاحبہ " "
۳۱۹ - بابو خواص خاں صاحب جنوری "
۳۲۰ - اقبال خانم صاحبہ - " "
۳۲۱ - رضیہ بیگم صاحبہ - فروری "
۳۳۰ - چوہدری سردار احمد خاں صاحب " "
۳۳۱ - چوہدری عطا محمد صاحب " "
۳۳۲ - فاطمہ بی بی صاحبہ - " "
۳۳۳ - محمودہ خاتون صاحبہ - " "
۳۳۴ - فاطمہ خاتون صاحبہ - " "
۳۳۷ - روحی بیگم صاحبہ - " "
۳۳۹ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب " "
۳۴۶ - غلام قادر خاں صاحب - مارچ "
۳۴۷ - والدہ صاحبہ عبد المجید خاں صاحب جون "
۳۴۹ - امۃ الحفیظ صاحبہ بقاپوری - اگست "

۳۵۰ - اہلیہ صاحبہ بابو برکت علی صاحب مارچ ۳۹ء
۳۵۳ - مس آر - بی عبد العلی صاحب " "
۳۵۴ - والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب اپریل "
۳۵۵ - صادقہ حسن آفتاب بیگم صاحبہ مارچ "
۳۶۰ - اہلیہ صاحبہ بابو ضیاء الحق خاں صاحب اگست "
۳۶۳ - اہلیہ صاحبہ ماسٹر چوہدری عبد الحکیم صاحب - ستمبر "
۳۶۴ - والدہ صاحبہ منصور احمد صاحب - " "
۳۶۵ - اہلیہ صاحبہ ملک محمد اکرم خاں صاحب - مئی "
۳۶۷ - انور بیگم صاحبہ - " "
۳۶۹ - اوّل معلمہ صاحبہ - " "
۳۷۴ - سلیمہ بیگم صاحبہ - اکتوبر "
۳۷۵ - اہلیہ صاحبہ حاجی اللہ بخش صاحب مئی "
۳۷۶ - شمیم صاحبہ بوساطت بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور } مئی ۳۹ء
۳۸۸ - حمیدہ بیگم صاحبہ - جون "
۳۹۱ - مسز کے انور صاحبہ - دسمبر "
۳۹۲ - ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب بوساطت مبارکہ قمر صاحبہ } جولائی "
۳۹۷ - مرزا عبد الحفیظ صاحب - دسمبر "
۴۰۱ - اہلیہ صاحبہ عبد الکریم صاحب بٹ - اکتوبر "
۴۰۷ - صدیقہ بیگم صاحبہ معرفت اکمل بیگ صاحب - " "
۴۰۸ - نصرت جہاں بیگم صاحبہ - " "
۴۱۵ - احمد بخش صاحب - نومبر "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

ماسٹر محمد اسماعیل صاحب قریشی اول مدرس موضع بدّسی پور ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ مریم بیگم صاحبہ جو ایک نہایت مخلص خاتون اور موصیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں انتقال کر گئی تھیں۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ماسٹر صاحب موصوف نے لکھ کر ارسال کئے ہیں جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مرحومہ کا وطن موضع بڑل تھا۔ جو جہلم شہر سے آگے دینہ ریلوے سٹیشن سے جانب شرق پانچ میل کے فاصلے پر ایک اُونچے سے پہاڑی مقام پر بنگلہ منگلہ سے ڈیڑھ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

۱۹۱۸ء میں انہوں نے میاں خدابخش صاحب مرحوم جہلمی کے ذریعے بیعت کی۔ اور جنوری ۱۹۲۴ء کے پہلے عشرہ میں میرا ان سے قادیان میں نکاح ہوا۔ نکاح سے قبل وہ حضرت نانی اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت اور کھانا پکانے پر مقرر تھیں۔ چند یوم کے بعد حضرت نانی اماں جان صاحبہ نے کپڑے اور نقدی دے کر رخصت کیا۔ جس جس گاؤں میں مَیں بطور مدرس رہا۔ عورتیں آپ کے پاس بہت آتی تھیں۔ اگر کوئی عورت غیبت یا کسی کا گلا شکوہ کرتی۔ تو ناراض ہوتیں اور کہتیں۔ کہ کیا میرا گھر ہی آپکو ان باتوں کیلئے ملا تھا۔ اور کوئی جگہ نہ تھی۔ طبیعت گو تیز تھی۔ مگر عورتوں کو نماز خاوند کی تابعداری اور بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتی رہتیں۔ اکثر عورتیں زیورات بطور امانت آپ کے پاس چھوڑ جاتیں جس عورت کو ایک دفعہ بھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ وہ تمام عمر آپ کی نیکی اور پاکیزگی کے گیت گاتی رہتی۔ مجھے ان کے ساتھ سولہ سال رفاقت کا موقع ملا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں مَیں نے سفر، حضر، بیماری، غمی اور خوشی میں ان کو ہمیشہ الحمد للہ ہی کہتے سُنا۔ نماز تہجد کی بہت پابند تھیں۔ اور نماز تہجد پڑھنے کے بعد اسی مصلّے پر سو جاتیں۔ اور دُرود شریف کا ورد بہت کیا کرتیں۔ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن شریف کرتیں۔ اور پھر لڑکیوں کو پڑھاتیں۔ اپنی عمر میں انہوں نے ۲۲ لڑکیوں کو قرآن شریف شروع کرایا۔ جن میں سے اکثر نے قرآن ختم کر لیا۔ اسی طرح بہت سی عورتوں کو نماز بھی پڑھائی۔ مرحومہ کی خوابیں بھی نہایت کثرت کے ساتھ سچی نکلا کرتی تھیں۔

مرحومہ کے پس ماندگان میں سے ایک لڑکی سعیدہ بیگم ہے۔ جس کی عمر گیارہ سال کے قریب ہے دوسرا ایک لڑکا محمد داؤد ہے۔ جس کی عمر چھ سال ہے۔ مرحومہ بچوں کو ہر وقت دین کی باتیں سونے سے پہلے بتاتی۔ اور سونے سے قبل اور اُٹھنے پر دُعا پڑھ کر اٹھنا۔ اور السلام علیکم کہکر اُٹھنے کی عادت ڈالتی۔ بعض دفعہ بچوں سے پوچھا کرتی۔ اچھا بتاؤ چاند زیادہ خوبصورت ہے یا حضرت صاحب۔ ۲۸، ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ء کی درمیانی رات کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذات الجنب کے ساتھ بخار شروع ہوا۔ اور اسقاط کی شکایت شروع ہوگئی، ۸ رمئی کی صبح مجھے کہا۔ کہ آج رات مجھے خواب آئی ہے۔ کہ میں قبر میں ہوں۔ اور خیال کرتی ہوں۔ کہ قبر تو تنگ جگہ ہوتی ہے۔ مگر یہاں تو اوپر آسمان اور نیچے زمین ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا باغ اور مکانات ہیں۔ اور وسیع میدان ہے۔ جس میں عورتوں اور مردوں نے نہایت صاف سفید لباس پہنے ہوئے ہیں۔ گویا ایک بہت بڑا جلسہ ہے۔ میں اس میں اسی طرح جاکر شامل ہوگئی ہوں۔ جیسے کھیلتی ہوئی لڑکیوں میں ایک بعد میں آکر شامل ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد اس شدت سے بخار چڑھا۔ کہ ۱/۲ ۱۰۵ درجہ تک پہنچ گیا۔ دوسرے دن بغرض علاج نکانہ لے جارہے تھے۔ کہ راستہ میں ہی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بہنیں مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ مدارج کیلئے دعا فرمائیں ؛

وصیتیں

۵۴۳۲ :۔ میں احمدہ بیگم ناصرہ زوجہ چوہدری محمد شریف قوم راجپوت، پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیروبی۔ ڈاک خانہ نیروبی۔ مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ر جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائیداد میرا زیور (یعنی کانٹے، انگوٹھیاں، کلپ، ہار، اور چوڑیاں طلائی) مالیتی چھ سو شلنگ (۶۰۰) اور مہر مبلغ تین ہزار شلنگ (۳۰۰۰) ہے جو بذمہ میرے شوہر کے قابل ادائیگی ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ اس ۳۶۰۰ شلنگ کا ۱/۷ (ساتواں حصہ) خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کردوں گی (انشاء اللہ وما توفیقی الا باللہ) اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

دستخط موصیہ :۔ احمدہ بیگم ناصرہ احمدی۔ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی مشرقی افریقہ۔ مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۳۹ء +

گواہ شد :۔ محمد اکرم خاں غوری سکرٹری وصایا۔ پوسٹ بکس ۵۵۰ نیروبی ۳۹-۷-۱۲ ؛

گواہ شد :۔ خاکسار (چوہدری) محمد شریف احمدی خاوند موصیہ۔ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی ۹/۷/۳۹

گواہ شد :۔ خاکسار عزیز احمد احمدی پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی ۹/۷/۳۹ ؛

۵۴۶۵ :۔ میں رقیہ بانو زوجہ مفتی محمد صادق قوم قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مالا بار حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری کوئی جائیداد نہیں۔ سوائے میرے حق مہر کے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور وہ مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو ہنوز مجھے پورا وصول نہیں ہوا مبلغ یکصد روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور مبلغ چار صد میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور اس وقت میرے دو زیور ہیں۔ کان کے کانٹے قریباً للعہ ۵ اور ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگشتری قیمت ۵۲ ۔ مَیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اور اس کے علاوہ جو اور میرا زیور اور دیگر جائیداد اس کے بعد میری زندگی میں بنے ۔ اس سب کا دسواں حصہ صدر انجمن کو دیا جائے ۔ اسوقت میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں ۔ میرے خاوند سے مجھے جو خرچ میری ذات کے واسطے ملتا ہے ۔ وہ قریباً دس روپیہ ماہوار ہے ۔ اس کا دسواں حصہ ایک روپیہ ماہوار مَیں انجمن میں جمع کراتی رہوں گی ۔ اور اس کے بعد میری ماہوار آمدنی بڑھ جائے گی ۔ تو اس کے مطابق حصہ وصیت میں زیادتی کرتی رہونگی ؎

الامۃ :۔ رقیہ بانو ۲۹-۹/۳۹ ۔ گواہ شد :۔ عبدالکریم احمدی عفااللہ عنہ ۲۹/۹/۳۹ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد :۔ محمد نواز خان ککّی سکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی ۔ ۲۹-۹/۳۹ ؎

۵۴۵۹ میں رحمت بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب پٹواری نہر قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً پچیس ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گ ب ۴۵۸ آبادی غربی ڈاک خانہ ۲۰۲ کھدروالہ ضلع لائلپور ۔ صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میرے پاس اس وقت زیور مالیتی پچاس روپیہ موجود ہے ۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ پانچ صدر روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؎

الامۃ :۔ رحمت بیگم بقلم خود ۔ احمدی پیدائشی ؎

گواہ شد :۔ محمد شفیع ولد بوٹے خاں احمدی پٹواری نہر قوم ڈار شوہر موصیہ گ ب ۴۵۸ آبادی غربی ۔ ڈاکخانہ کھدروالہ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ؎ گواہ شد :۔ عبدالواحد ولد محمدو قوم بٹ احمدی والد موصیہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور ۔ بقلم خود ؎

۵۴۶۰ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۰ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم آباد ریاست بہاولپور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

۱ ۔ میری اسوقت جائیداد مبلغ دوصد روپیہ مالیت ہے جو میرے خاوند کے ذمہ قرض واجب الادا ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔

۲ ۔ ایک ایکڑ زمین جو اسوقت میرے خاوند کی معرفت بطور آبادکاری لی ہے ۔ اور ابھی تک ملکیت میرے نام نہیں ۔ اسکی آمد پیداوار میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی اور رقبہ ملکیت ہونے پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔

۳ ۔ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد میری ملکیت ثابت ہوگی ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ؎

تحریر ۲۰-۵/۳۹ الامۃ :۔ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش سکنہ چک ۱۲۰ تحصیل و ڈاکخانہ صادق آباد نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد ۔ فرزند علی ولد چوہدری حسین بخش سکنہ چک ۱۲۰ P.N تحصیل و ڈاکخانہ صادق آباد ۔ فرزند علی بقلم خود ؎ گواہ شد ۔ مولا بخش ولد قطب الدین مرحوم قوم آرائیں سکنہ چک ۱۲۰ بقلم خود ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصرفِ دَولت

دیا ہے تجھکو اگر حق نے مال دُنیا میں
کسی کے رنج و مصیبت میں کام آنا سیکھ
کسی کے درد کا درماں کسی کے دُکھ کی دوا
کسی یتیم کے رکھ سر پہ ہاتھ شفقت سے
سلوک کر کسی بیوہ سے اور دُعائیں لے
نہ بھول سرورِ کونین کا یہ فرمانا!
کسی بلا میں اگر مبتلا انہیں دیکھے
جو غم میں آئے نظر اسکا غمگسار ہو تو
ستا پڑوسی کو اپنے نہ لڑ جھگڑ اس سے
فلاحِ ملکی و قومی میں خرچ کر دولت
تجھے ہے مدِ نظر فائدہ اگر اپنا

تو بے زروں کا بھی رکھ کچھ خیال دُنیا میں
کسی غریب کی حالت پہ رحم کھانا سیکھ
کسی کے ٹوٹے ہوئے دِل کا آسرا بنجا
چھڑا اسیر کوئی بندِ قید و محنت سے
دیا ہے جس نے تجھے تو بھی اسکی راہ میں دے
لباس ننگے کو، بھوکے کو کر عطا کھانا
تو جی چرا نہ عزیزوں کی دستگیری سے
جو پائے دُکھ میں کسی کو تو اشکبار ہو تو
وہ ہو غریب تو کچھ دے کے خوش اسے کر دے
رفاہِ عام کے ہوں کام اور تری نصرت
تو رکھ زمیں میں دبا کر نہ لال و زر اپنا

(ماخوذ از عصمت دہلی)

وصیت نمبر ۵۴۵۷:- منکہ گلاب بی بی زوجہ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۱/۳۹ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد مبلغ ایک سو روپیہ حق مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ نیز مبلغ ۲۰/۰/۰ روپیہ کا زیور ہے۔ یعنی کل مبلغ ۱۲۰/۰/۰ روپے۔ میں اسکے چوتھے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- گلاب بی بی موصیہ۔ گواہ شد:- حافظ نور محمد بقلم خود۔ گواہ شد:- [illegible] بقلم خود۔

لطیفہ

ایک انگریز ہوٹل میں جاتا ہے۔ اور میز پر کھانا کھاتا ہے۔

ہوٹل کا نوکر (جو ہندوستانی ہے) حضور کچھ اور چاہیئے۔

انگریز۔ نو (no)

ہوٹل کا نوکر۔ نو (۹) روٹیاں لے کر حاضر ہوتا ہے۔ اور میز پر رکھ دیتا ہے۔

انگریز۔ نو (no)

نوکر۔ حضور یہ نو (۹) ہی تو ہیں۔

(نسیم حمیدہ بیگم [illegible])

مصباح قادیان ۱/۱۱ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰ نومبر ۱۹۳۹ء

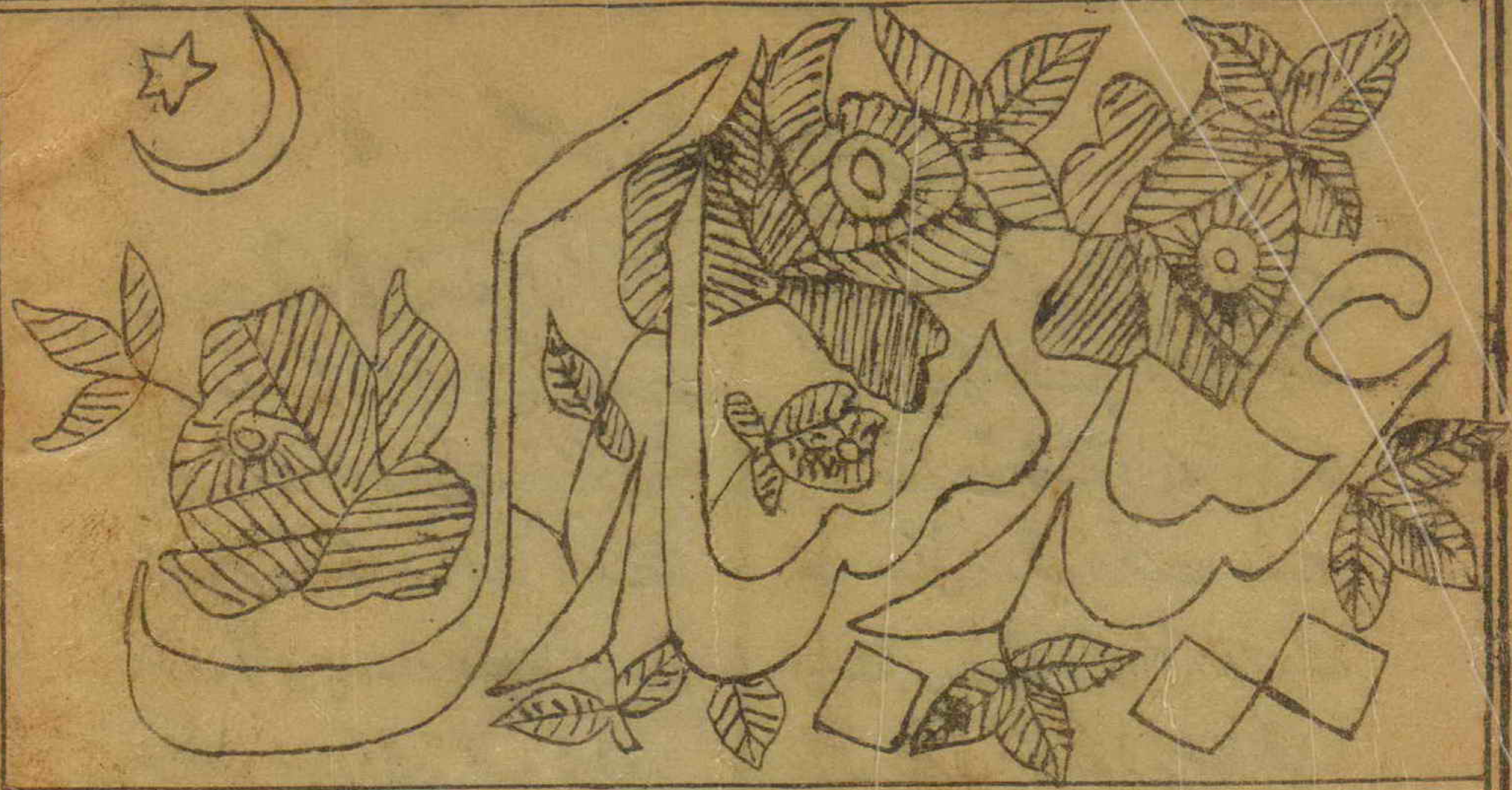

پھول ہلکے گلابی۔ کلی سرخ۔ پتی اور شاخ گہرے ہرے رنگ سے بنائیے۔ اور "عید مبارک" اور چاند سلمہ سے (ماخوذ)

(مرسلہ:۔ سیّدہ بیگم دینیات درجہ ثانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر کاڑھنے کا خوشنما پھول

اس پھول کو جہیر کے کپڑے کے پان پر سرخ سے بنائیے۔ ڈنڈیاں اور پتیاں سبز، پھول گلابی، صفائی کا خیال رکھیے

(زبیدہ شفقت)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا